بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں — اور — بچیوں — کا — پیارا — رسالہ

جسے بڑے بھی پڑھتے ہیں شوق سے

اخبار ۱۲ صفحہ ● اکتوبر سنہ ۱۹۷۵ء

جلد ۱۸

شمارہ ۱۰

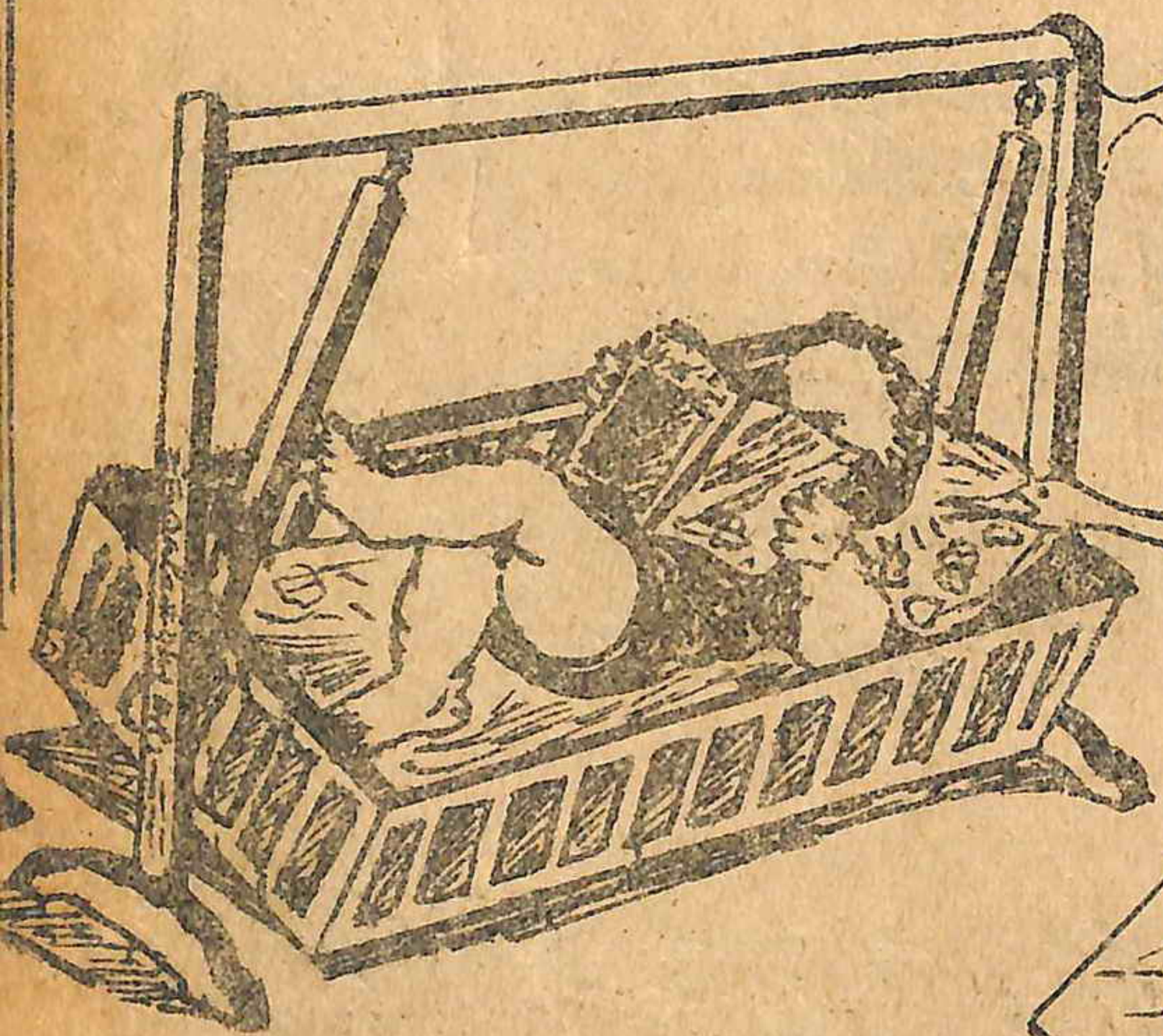

ایڈیٹر
لئیق احمد طاہر

نصیر احمد قمر

سالانہ
دس روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا
وَّهُمْ يُخْلَقُونَ ط

(الاعراف۔ آیت: ۱۹۲)

ترجمہ: کیا یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان چیزوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتیں اور وہ خود پیدا کی گئی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صحابی اس طرح ایمان لائے کہ وہ سفر پر روانہ ہوئے جنگل میں انہیں کوئی ضرورت پیش آئی انہوں نے اپنا سامان نیچے رکھا اور اس کے ساتھ اپنا پتھر کا بُت یہ دعا کر کے رکھ دیا۔ اے میرے معبود (بُت) میرے سامان کی حفاظت کرنا۔ جب وہ واپس آئے تو دیکھا کہ ایک گیدڑ اس پر پیشاب کر رہا تھا۔ فوراً اسلام لے آئے اور فرمایا۔ جو خدا (بُت) اپنی حفاظت نہیں کر سکتا میری حفاظت خاک کرے گا۔

سوامی دیانند نے لکھا ہے کہ میرے والد نے کسی عذر کی وجہ سے مندر میں خود عبادت کروانے کی بجائے مجھے بھجوایا۔ میں نے وہاں عجیب ماجرا دیکھا کہ ایک چوہا مندر کے بُت پر پیشاب کر رہا ہے۔ اس پر مجھے فوراً توحید کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔

پیارے بچو!

یہ ایک تجربہ شدہ حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں۔ وہی عبادت اور پرستش کے لائق ہے جو لوگ بس اُسی کے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں کبھی ضائع نہیں فرماتا اور اپنے فضل سے ان کی ساری ضرورتیں پوری فرما دیتا ہے۔

قَالَ الرَّسُوْلُ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

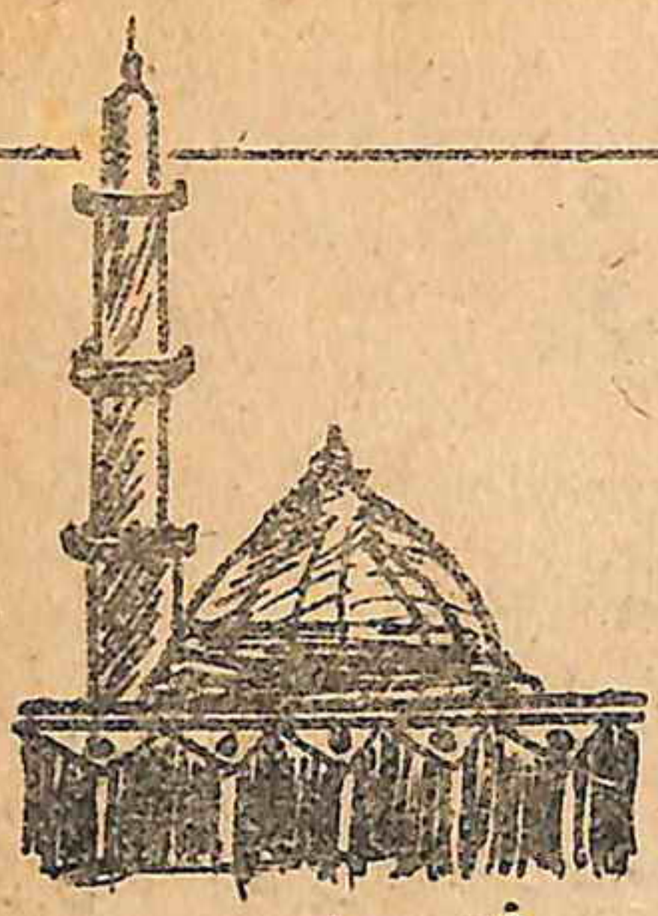

پیارے بچو کی پیاری باتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے نہیں بچتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ بیکار ہے۔"

(بخاری کتاب الصوم۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۱۶۱)

پیارے بچو! رمضان کا مہینہ شروع ہے بڑے اس مہینہ میں روزے رکھتے ہیں۔ صدقہ و خیرات دیتے ہیں۔ تلاوت قرآن عظیم سے گھروں میں عجیب سماں طاری ہوتا ہے ذکر الٰہی سے زبانیں معطر ہوتی ہیں۔ درس قرآن کریم اور حدیث نبویؐ سے سینے و دل منور ہوتے ہیں۔ یہ مہینہ گویا روحانی عالم کا موسم بہار ہوتا ہے۔

پیارے بچو! علم اور برکت کی خاطر اوپر ایک حدیث درج کی گئی ہے اس سے قطعاً یہ مراد نہیں ہے کہ آپ بھی روزے رکھیں۔ روزے بیماروں۔ معذوروں اور بچوں پر فرض نہیں ہیں۔ دنیا اور آخرت کی بھلائی اور فلاح اسی کام میں ہوتی ہے جس میں اللہ کی رضا اور اطاعت ہو۔ روزے بچوں کی نشوونما روک دیتے ہیں اور ان کی صحت کے لئے بہت مضر ہیں۔ نماز سات سال کے بعد پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے اور دس سال بعد فرض ہو جاتی ہے۔ مگر روزہ اطفال و ناصرات کے لئے فرض نہیں ہے جب آپ اپنے بڑوں کی طرح پوری صحت کے ساتھ جوان ہو جائیں گے تو روزے آپ پر فرض ہوں گے۔

لہٰذا احمدی بچے رمضان کے مبارک مہینہ میں نمازیں باجماعت ادا کریں۔ روزانہ ایک دو پاروں کی تلاوت کریں۔ ذکر الٰہی کریں۔ خصوصاً صد سالہ جوبلی والی دعائیں کثرت سے دوہرائیں لیکن غیروں کی طرح محض دکھاوے، ریاکاری کی خاطر بھوکے پیاسے نہ رہیں۔ چھوٹی عمر کے بچوں کا روزہ، روزہ نہیں کہلا سکتا۔ پھر ایسے مقصد بیکار رہنے سے کیا حاصل؟

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلاسفر صاحب

جناب عبدالرحمٰن شاکر

ویسے تو ہماری جماعت میں بے شمار ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انفاسِ مسیحائی سے روحانی مُردوں میں سے زندہ ہونے والے ایک فلاسفر صاحب بھی تھے۔ آپ کا اصل نام اللہ دین تھا۔ والد کا نام چوہڑ خان۔ قوم راجپوت ساکن شیلنہ بھٹیاں جو قادیان سے جانب شمال ۷، ۸ میل پر تھا۔

۱۹۰۰ء کے قریب کہیں پھرتے پھراتے قادیان آئے۔ اپنی جہالت میں حضرت اقدسؑ کو گالیاں دیں۔ حضرت میر ناصر نواب (نانا جان) اور حضرت بھائی عبدالرحیم نیر رضی اللہ عنہ (سابق جگت سنگھ) نے انھیں اس بڑ کے درخت کے نیچے جو ڈاکٹر احسان علی مرحوم والے چوک میں ہوتا تھا) خوب مارا لاتوں اور ہاتھوں سے مرمت کی اور چھوڑ دیا۔ اللہ دین نے فوراً حضرت اقدسؑ کے دروازے پر جا کر زنجیر کھٹکھٹا دی۔ حضورؑ خود ہی اندر سے تشریف لائے اور پوچھا۔ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے دو مریدوں نے مجھے بہت مارا ہے اور کچھ نشان بھی دکھائے۔ حضورؑ نے فرمایا۔ اچھا ہم ان سے دریافت کریں گے۔

گرمیوں کے دن تھے شام کو مغرب کی نماز کے بعد حضورؑ مسجد مبارک کی چھت پر شہ نشین پر تشریف فرما تھے احباب گرد بیٹھے تھے یکایک حضورؑ نے فرمایا "میر صاحب یہاں ہیں؟"

وہ جھٹ کھڑے ہو گئے۔

حضورؑ نے خفگی سے فرمایا۔ "اللہ دین کو آپ نے کیوں مارا؟"

میر صاحب نے عرض کیا کہ "وہ حضورؑ کی شان میں بکواس کر رہا تھا مجھے غصہ آیا۔ میں نے مارا۔"

یہی بیان بھائی جی نے دیا۔

حضرتؑ نے فرمایا۔ "گالیاں مجھے دی تھیں نہ آپ کو پھر آپ کو کیوں غصہ آیا؟"

میر صاحب کہنے لگے۔ "اچھا۔ ہمارے آقا کو ناحق گالیاں دی جائیں اور ہمیں غصہ نہ آئے؟ اور جب حضورؐ کے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غیر مذاہب والے گالیاں دیتے ہیں تو اس وقت آپ ناراض ہوتے ہیں کہ نہیں؟"

حضورؑ نے فرمایا۔ "اگر آپ لوگ اپنے نفسانی جوشوں کو دبا نہیں سکتے اور نہ صبر کر سکتے ہیں تو بہتر ہے کہ آپ یہاں سے تشریف لے جائیں۔"

اس پر دونوں اصحاب نے معافی طلب کی۔ مگر حضورؑ نے فرمایا کہ "پہلے اُسے راضی کریں پھر معافی ہوگی"

اگلے دن بھائی عبدالرحیم صاحب اللہ دین کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاش کر کے اُسی بڑ کے نیچے لائے۔ میر صاحب بھی آگئے۔ دونوں نے اُن سے معافی مانگی۔ چھ آنے کے پیسے بھی اس کو دیئے۔ دودھ بھی پلایا اور کہا کہ "اب حضرت صاحب سے جا کر کہہ دو کہ ہم نے معاف کر دیا ہے۔" یہ جا کر حضورؑ سے کہہ آئے تب معافی مکمل ہوئی

یہ تمام واقعہ بھائی جی نے ہمیں کلاس میں سنایا تھا۔ مجھے اب بھی بھائی جی کھڑے نظر آ رہے ہیں۔

میاں الدین صاحب کے قبولِ احمدیت کا واقعہ صرف اتنا ہے کہ جلسہ کے ایام تھے انھوں نے کسی احمدی کا بستر چرایا اور چل پڑے پیچھے سے لوگوں نے آ کر پکڑ لیا پھر جو مار پڑی وہی ہدایت کا موجب ہو گئی۔ انھوں نے توبۃ النصوح کر لی۔ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کر لی۔ اعترافِ گناہ کے بعد پاک ہو گئے اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے لگے۔

فیض تھا روح القدس کا گفتگوئے پاک میں
نیک ہو جاتے تھے آ کر صحبت بد کے شریک

ابتداء میں اپنے ایک ہمراز کے ہمراہ مل کر کفن چوری کیا کرتے تھے۔ اِدھر مردہ دفن کر کے گئے اور یہ دونوں رات کو جا کر قبر کھود کر کفن چرا لاتے تھے اُسے دھو کر صاف کرتے اور لنڈا بازار میں فروخت کر دیتے تھے۔ (دیکھئے سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۶۴) اُن کے ساتھی قاضی یار محمد صاحب ان کا نام تھا۔ انھوں نے بھی حقیقی توبہ کر کے یہ گناہ ترک کر دیا اور حضرت مسیح موعودؑ کے خادموں میں سے ہو گئے۔ پھر حضورؑ کی دعاؤں کے طفیل اورینٹل کالج سے امتحان منشی فاضل اور وکالت پاس کی۔ نور پور ضلع کانگڑہ میں رہائش تھی۔ اصل وطن ہوشیار پور تھا۔ وہاں ہی ان سے عرصہ تک ملتا رہا ہوں۔ والد صاحب وہاں ہائی سکول میں انگلش ٹیچر تھے اور ہم قاضی صاحب کے مکان میں ہی رہتے تھے۔ ان کی ذات میں خدا نے ایک ایسا معجزہ رکھا تھا کہ عقل حیران ہے۔ وہ یہ کہ جس دنوں حضرت اقدسؑ گورداسپور میں مقدمہ کرم دین کذاب مقیم تھے تو ایک دن نمازِ فجر کی اذان ہو چکی تھی کہ حضورؑ تشریف لائے اور قاضی یار محمد صاحب سے کہا کہ:—

"آپ ابھی قادیان جائیں اور وہاں سے فلاں کتاب لے آئیں۔ آج مقدمہ میں پیش کرنی ہے۔"

یہ اُسی وقت اُٹھے اور جا کر کتاب قادیان سے لا کر خواجہ کمال الدین صاحب کے حوالہ کر دی۔ اس وقت نماز فجر ہو چکی تھی اور حضرت ابھی مصلّے پر بیٹھے تسبیح میں مشغول تھے۔ قاضی صاحب پچھلی صف میں آ کر بیٹھ گئے۔ حضورؑ نے جو مُڑ کر دیکھا تو فرمایا کہ:—

"آپ ابھی تک گئے نہیں؟ کتاب کی سخت ضرورت ہے"

قاضی یار محمد صاحب نے عرض کیا۔ "حضورؑ! میں تو کتاب لا کر خواجہ صاحب کو دے بھی آیا ہوں۔"

حضورؑ خوش ہو گئے۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ گورداسپور سے قادیان براستہ بٹالہ ۱۸ + ۱۸ = ۳۶ میل ہے اور اگر گاؤں کے رستہ بھی جائیں تو کم از کم ۲۴ میل بنتا ہے۔ اس قدر فاصلہ فجر کی اذان اور نماز ختم ہونے تک کس طرح آئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور گئے۔ آخر کتاب تلاش کرنے میں بھی کچھ وقت لگا ہوگا

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرتؑ کو خدا نے الہاماً فرمایا تھا کہ :—

"انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ"

(ترجمہ)۔ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔

اسی کے ماتحت مسیح محمدیؑ کا وقت بچانے کے لئے خدا تعالیٰ کے (۱) فرشتے ان کو اٹھا کر قادیان لے گئے اور کتاب لے کر واپس بھی چھوڑ گئے یا (۲) خدا تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف سے زمین سکیڑ دی اور یا (۳) قاضی صاحب میں اس قدر طاقت اور بجلی اور سرعت بھر دی کہ وہ گورداسپور سے قادیان گئے اور کام انجام دے کر واپسی بھی اس قدر قلیل عرصہ میں آگئے اور ایسی خدمات تقریباً دو ماہ تک انجام دیں۔ [1]

خاکسار نے قاضی صاحب سے دریافت کیا تھا۔ کہ یہ کیا معاملہ تھا۔ کہنے لگے۔ "مجھے خود خبر نہیں کہ کیا ہوتا تھا۔ میں تو خدمت کے جذبہ سے بھرا ہوتا تھا"۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کوئی تھکن وغیرہ محسوس ہوتی تھی"؟ تو کہا۔ کہ "بالکل خفیف سی"۔

محترم مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مجھے بتایا کہ قاضی صاحب تیز چلنے کے عادی تھے اور کہ وہ مغرب کے وقت لاہور سے چلتے۔ تو ستر میل فاصلہ طے کر کے فجر کی نماز قادیان میں پڑھا کرتے تھے۔ قاضی صاحب نہایت ہلکے پھلکے، لیکن قسمے آدمی تھے۔ انہوں نے خلافت اولیٰ و ثانیہ کی بیعت نہ کی تھی۔ ۱۹۳۲ء میں وفات پائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آکر فلاسفر صاحب نے اپنے اندر زبردست تبدیلی پیدا کی اور قرآن مجید۔ احادیث، کتب فقہ وغیرہ میں کافی دسترس حاصل کر لی تھی۔ علاوہ ازیں انہوں نے صرف و نحو میں بھی اپنی محنت سے خوب ترقی کی۔ اچھے اچھے مولویوں کو تو صرف کے چکر میں لا کر لاجواب کر دیتے تھے۔ لباس نہایت صاف ستھرا۔ اُجلا مگر سادہ رکھتے تھے۔ اگر ان میں ناپاکی کا شبہ ہوتا تو اس کپڑے کو دھوتے۔ وضو کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک بڑی بالٹی پاس رکھ لیتے۔ کم از کم آدھے گھنٹے میں وضو ختم ہوتا تھا۔ ایک ایک عضو کو کئی کئی بار دھوتے تو ان کی تسلی ہوتی تھی۔ تو بہ کے بعد نمازوں میں شدید انہماک ہو گیا تھا اور تہجد کبھی چھوڑتے نہ تھے ایک شخص نے پوچھا کہ "اس قدر تہجد گزار کیسے بن گئے"؟ تو کہا کہ "خدا نے مجھ پر کس قدر فضل عظیم کیا ہے۔ اب میں جتنے بھی سجدہ ہائے شکرانہ کروں کم ہیں۔ ایک بازاری عورت دو روپے کے عوض ساری رات گاتی ہے تو میں اس قدر احسان کے بدلے میں ساری رات خدا کے حضور نہ کھڑا رہوں"؟

فلاسفر صاحب کی طبیعت میں ایک خرابی بھی تھی کہ ان کی زبان تیز گفتاری سے رکتی نہ تھی اور بعض اوقات

---

[1] بحوالہ اشتہار قاضی یار محمد صاحب مرحوم مؤرخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۲ء خلافت لائبریری۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفاظ بھی تہذیب سے گرے ہوئے اور غیر محتاط ہوتے کہ طبیعت خراب ہو جاتی۔ ویسے بات مدلل۔ مسکت اور لاجواب کرنے والی ہوتی۔ ؎

"کہتے تو ہیں بھلے کی ولیکن بُری طرح" (مومن)

ابتداء میں آپ دیگر اصحاب صفہ کے ہمراہ مہمان خانہ میں ہی رہائش رکھتے تھے۔ وہیں پر ایک احمدی حاجی رہتے تھے۔ جن کا سماوار تھا اور اس میں سے کوئلوں کی گیس نکلتی رہتی تھی جو فلاسفر صاحب کو خاص طور پر ناگوار لگتی۔ ایک دفعہ موقعہ پاکر انہوں نے ان کا سماوار زمین میں دبا دیا۔ وہ اِدھر اُدھر تلاش کرتے پھرتے تھے آخر معاملہ حضرت اقدسؑ تک پہونچا۔ لوگوں کا شبہ فلاسفر صاحب پر تھا۔ جب سختی سے باز پرس کی گئی تو فلاسفر صاحب نے زمین میں گاڑا ہوا سماوار نکال کر دے دیا۔ (روایت حاجی عبدالکریم مرحوم رجسٹر روایات صحابہؓ ۱ صفحہ ۴۴)

ایک صاحب نے فلاسفر صاحب سے کہا کہ آپ تبلیغ کے لئے باہر کی جماعتوں میں کیوں نہیں جاتے؟" تو جواب دیا کہ "اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور جانتے ہو کہ پرانے انجن ریلوے سٹیشن کی حدود میں ہی شنٹ کرتے رہتے ہیں۔"

ایک دفعہ آپ اور بابو فقیر علی صاحب تبلیغ کے لئے کسی گاؤں میں گئے۔ وہاں کے شریروں نے ان دونوں کو دھوکے سے ایک مکان میں لے جا کر بند کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد فلاسفر صاحب نے روشن دان میں سے نکل کر باہر آ کر بابو صاحب کو بھی نکال لیا۔

قادیان میں ایک صاحب عبداللہ پروفیسر ہوتے تھے۔ یہی جادو۔ شعبدے بازی کے پروفیسر۔ اچھے نیک آدمی تھے مگر مزاج کے بہت تیز۔ وہ کچھ متفرق اشتہار نیلام کر رہے تھے۔ ایک چیز کی قیمت بولی۔ کسی نے بڑھا کر قیمت بتائی۔ وہ کہہ بیٹھے۔ "مَن یزیدُ؟" کون اس سے بڑھتا ہے؟ فلاسفر صاحب نے آگے سے کہہ دیا۔ "اَنْتَ یزیدُ!"

پروفیسر صاحب پہلے ہی شعلہ مزاج تھے فوراً ہی لال بھبھوکا بن گئے۔ کافی زبان درازی کے بعد مشکل سے یہ زبانی پھلجھڑیاں بند ہوئیں۔

ایک دفعہ فلاسفر صاحب بلند آواز سے کہہ رہے تھے کہ "مومن بھی اندھا، منافق بھی اندھا، کافر بھی اندھا۔" اس کے بعد نہ جانے ان الفاظ کی کیا تشریح کرنی تھی کہ اتنے میں مکرم مولوی نور احمد صاحب نے کہا۔

"فلاسفر صاحب! درست ہے آپ کی بات مومن خدا کی محبت میں اندھا، منافق دولتیہ دونیوں میں اندھا اور کافر خدا اور رسول کے انکار میں اندھا۔"

فلاسفر صاحب یہ تشریح سن کر خاموش ہو گئے اور وہاں سے چلتے بنے۔

ایک دفعہ ایک عیسائی پادری سے گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ بھلا ایک احمدی کے ساتھ کیا مقابلہ کرتا۔ خیر اسی میں جانی کہ فلاسفر صاحب کو کچھ کھلا یا پلایا جائے چنانچہ ان کی خوب مدارات کی پھر جو بات چلی۔ تو فلاسفر صاحب اور بھی تیز تھے۔ وہ کہنے لگا۔ "یار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے تمہیں کھلایا پلایا بھی ہے اور تم ٹھنڈے پانی نہیں پڑتے۔" یہ کہنے لگے۔ "تم نے تو ہی تو مجھے انڈے وغیرہ کھلا کر گرم کر دیا ہے۔"

ان کے بہت سے لطائف ہیں مگر ان کی زبان ذرا غیر مہذبانہ ہے اس لئے وہ قابلِ اشاعت نہیں۔

ایک دفعہ آپ امرتسر جا کر احمدیوں کی مسجد میں ٹھہرے قریب ہی محترم خواجہ عبید اللہ صاحب ایں۔ ڈی او صاحب کا مکان تھا۔ انہوں نے فلاسفر صاحب کو شام کے کھانے کی دعوت دی کہنے لگے کہ آپ کے گھر چل کر نہیں جاؤں گا۔ کھانا مسجد میں لے آئیں!" وہ کہنے لگے "اسی گلی میں چند قدم پر مکان ہے۔" کہنے لگے۔ "آپ میرا نام جانتے ہیں؟" خواجہ صاحب نے کہا۔ "ہاں! آپ فلاسفر صاحب ہیں!" یہ کہنے لگے۔ نہیں فلاسفر نہیں۔ فَلَا سَفَرٌ ہے یعنی سفر نہیں کرنا۔ یہاں لے آؤ!"

میری تحریک پر فلاسفر صاحب نے وصیت کی۔ جس کا نمبر ۹۰۰۱ ہے اس میں اپنی جائیداد ایک مختصر سا مکان قیمتی -/۱۵۰۰ روپیہ بتایا تھا۔

۲۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو قادیان میں قیامت خیز موسلا دھار بارش سہ پہر شام ہی شروع ہو گئی تھی جو صبح ۴ بجے کے قریب جا کر تھمی۔ اسی رات اپنے مکان میں فوت ہو گئے۔ چونکہ بارش سے سیلاب آیا ہوا تھا اور پرے کرفیو لگا ہوا تھا۔ کون قبرستان لے جاتا۔ احباب کو خبر ہوئی تو پرانے زنانہ جلسہ گاہ میں دفن کر دیا۔ بہر حال حضرت اقدسؑ کی غلامی سے ان کا انجام اچھا ہوا۔ ●●

سب سے اونچا درخت

دنیا کے بلند ترین درخت امریکہ کی ایک ریاست کیلی فورنیا میں پائے جاتے ہیں۔ وہ اصل میں دیودار کی ایک قسم ہیں۔ ان میں سے کچھ درختوں کی اونچائی سو فٹ سے بھی زیادہ ہے۔ سب سے اونچا درخت ۳۴۰ فٹ بلند ہے اور اس کے تنے کا گھیر ۷۵ فٹ ہے۔ اس درخت کی عظمت کا اندازہ پڑھ کر نہیں بلکہ دیکھ کر ہو سکتا ہے۔ اگر اس کا تنا کھوکھلا ہو تو اس میں ڈیڑھ سو بچے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ کیلیفورنیا میں ایسے نو سے درخت ایک جگہ کھڑے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر دو سو فٹ سے زیادہ اونچے ہیں اور بعض کی بلندی ۳۴۰ فٹ سے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے درختوں کی لکڑی پر گول گول سی دھاریاں پڑی دیکھی ہوں گی۔ سائنسدان ان دھاریوں یا حلقوں کی مدد سے درختوں کی عمر کا اندازہ کرتے ہیں۔ درخت جس قدر بوڑھا ہوتا جاتا ہے اسی پر یہ حلقے پھیلتے چلے جاتے ہیں اور ان دھاریوں کی تعداد بھی بڑھتی جاتی ہے۔ سائنسدان ان دھاریوں کی تعداد گن کر درخت کی عمر معلوم کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ گزرا دنیا کے ان سب سے بڑے درختوں میں سے ایک درخت گرایا گیا اور جب اس لکڑی کو غور سے دیکھا گیا اور اس کے حلقے گنے گئے تو پتہ چلا کہ یہ درخت ایک ہزار تین سال پرانا ہے۔

(رخسانہ نیاز راولپنڈی) ●●

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت مقابلہ نظم خوانی برائے اجتماع اطفال مرکزیہ ۱۳۵۴ہش / ۱۹۷۵ء

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں، دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

نصاب مقابلہ حفظ نظم برائے سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سنہ ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں ممکن نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا۔ کلامِ پاک رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیوں کر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اس کے ہمسائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

ارے لوگو کرو کچھ پاسِ شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو پیارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو یار آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل سعدی دلِ حالی اس پہ قرباں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوشیار

رہبر واکے

چوکنے

چوکنے

چوکنے

پانچ

فرزند احمد دین چوہدری، احمدیہ سیٹ، قریشی (ضلع)

امام اعظمؒ جن کا اصل نام حضرت نعمان بن ثابتؒ ہے۔ آپ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اپنی اولاد کے بجائے آپ نے امت کی صحیح رہنمائی کی ہے۔ اس لئے مسلمانوں نے آپ کو ابو حنیفہؒ کا لقب دیا۔ یہ آپ کی مشہور کنیت ہے تاریخ اسلام میں آپ "امام اعظم" کے نام سے بھی بہت مشہور ہیں۔

یہ اس زمانہ کا ذکر ہے۔ جب بغداد دینی و دنیاوی علوم کا مرکز تھا اور آپ بھی تحصیل علم کے لئے بغداد میں تشریف فرما تھے۔ یہ ان ہی دنوں کا واقعہ ہے ایک راہب کی سرکردگی میں ہزاروں کی تعداد میں ایک بڑی جماعت بغداد پہنچی۔ اور اس نے یہ منادی کروائی کہ:

"اگر کوئی مسلم میرے چار سوالوں کا تسلی بخش جواب دیگا تو میں مع اپنی تمام جماعت کے مسلمان ہو جاؤں گا۔ اگر مجھے ساکت و صامت جواب نہ ملا تو اس مسلم کو میرا مذہب اختیار کرنا ہوگا۔"

اس کے ساتھ ہی اس نے وقت اور مقام کا بھی اعلان کر دیا۔ مقررہ تاریخوں پر مشہور علماء اور دوسرے لوگ اس جگہ جمع ہونے لگے۔ اس مجمع میں ایک نوجوان طالب علم جو تحصیل علم کے لئے بغداد میں قیام پذیر تھا۔ وہاں پہنچا اور ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ وقت مقررہ پر راہب نے منبر پر کھڑے ہو کر اپنے چار سوالات دوہرائے۔ وہ چار سوالات یہ تھے:-

(۱) اس وقت خدا کیا کر رہا ہے؟

(۲) اس وقت خدا کا منہ کس طرف ہے؟

(۳) اس وقت خدا کہاں ہے؟

(۴) خدا سے پہلے کیا تھا؟

سوالات بڑے تفصیل طلب اور انوکھے تھے۔ اس لئے حاضرین میں سے جو بڑے بڑے عالم اور جبہ پوش تھے۔ یہ سوال سن کر حیران و ششدر رہ گئے۔ ان میں جواب دینے کی جرأت نہ رہی۔ راہب نے دوبارہ اپنے سوال دوہرائے اور للکارا کہ:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہے کوئی مسلمان عالم جو میرے
سوالوں کا جواب دے؟"

راہب نے جب دوبارہ سوال دہرائے تو وہ نوجوان جو گردن اٹھائے علماء کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کچھ انتظار کے بعد اٹھا اور کہا:

"اے راہب تیرے سوالوں کا جواب میں دیتا ہوں لیکن ایک شرط پر۔ وہ یہ کہ آپ ممبر سے نیچے اتر کر بیٹھ جائیں اور میں ممبر پہ کھڑا ہو کر جواب دوں گا۔"

راہب نے جواب دیا۔ "ہاں ہاں آیئے! آپ ممبر پہ کھڑے ہو کر جواب دیجئے اور میں نیچے اتر کر زمین پہ بیٹھ جاتا ہوں۔"

نوجوان نے ممبر پہ کھڑے ہو کہا۔ "بتایئے اپنے سوالات اور میں جواب دیتا ہوں۔"

راہب نے اپنا پہلا سوال دوہرایا۔

"خدا اس وقت کیا کر رہا ہے؟"

نوجوان نے یہ قرآنی آیت پڑھی: "یُعِزُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیُذِلُّ مَنْ یَّشَآءُ" اور کہا۔ "خدا اس وقت یہ کام کر رہا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ اس وقت اس نے مجھے عزت دے کر ممبر پہ کھڑا کر دیا ہے اور تمہیں ذلیل کر کے نیچے زمین پہ بٹھا دیا ہے۔ اس وقت میرے خدا نے یہ کام کیا ہے۔"

جواب سن کر راہب حیران رہ گیا۔

نوجوان نے پھر کہا۔ "اب اپنا دوسرا سوال پیش کرو۔"

راہب نے اپنا دوسرا سوال دوہرایا:۔

"اس وقت خدا کا منہ کس طرف ہے؟"

اس کے جواب میں نوجوان نے کہا کہ "ایک شمع لاؤ!" شمع لائی گئی۔

پھر کہا۔ "یہ جلائی جائے!"

شمع جلائی گئی۔

پھر راہب سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اب بتاؤ کہ اس شمع کا منہ کس طرف ہے؟"

راہب نے جواب دیا۔ "اس کا منہ سب طرف ہے۔"

نوجوان نعمان بن صادقؓ نے قرآن کریم کے یہ الفاظ پڑھے۔ "اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" (یعنی اللہ زمین اور آسمان کا نور ہے) اور کہا۔ "ایک روشن نور کا منہ کس طرف ہو سکتا ہے؟ جبکہ تم کہتے ہو کہ اس چھوٹی سی شمع کا منہ ہر طرف ہے تو وہ جو سب سے بڑا اور روشن نور ہے۔ اس کا منہ تمام جہانوں کی طرف ہے۔"

"اب اپنا تیسرا سوال دوہراؤ!" حضرت امام اعظمؒ نے کہا۔

راہب نے اپنا تیسرا سوال دوہرایا۔

"اس وقت خدا کہاں ہے؟"

آپ نے راہب سے کہا۔ "آپ ذرا کھڑے ہو جائیں!"

راہب کھڑا ہو گیا

فرمایا۔ "کیا آپ کے جسم میں روح ہے؟"

"ہاں!" راہب نے جواب دیا۔ "میرے جسم میں روح ہے اسی لئے میں زندہ ہوں۔"

آپ نے فرمایا۔ "آپ کی روح جسم کے کس حصہ میں ہے؟"

راہب نے جواب دیا۔ "میرے سارے جسم میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روح موجود ہے۔"

آپ نے فرمایا۔" جو ان تمام روحوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ تو وہ بھی ہر جگہ موجود ہے۔ تمہاری روح جسم کے ہر حصّے میں موجود ہے تو خالق روح بھی ہر جگہ موجود ہے"

پھر گویا ہوئے۔" اب بتایئے اپنا چوتھا سوال؟"

راہب نے آخری سوال دوہرایا:۔

"خدا سے پہلے کیا تھا؟"

آپ نے راہب سے پوچھا۔" آپ کو گنتی آتی ہے؟"

راہب نے جواب دیا۔" ہاں!"

فرمایا۔" سنایئے!"

راہب نے گنتی گننا شروع کی اور وہ جلدی جلدی گننے لگا۔ جب دس پر گیا۔ تو حضرت امام اعظمؒ نے روکدیا اور فرمایا۔" دوبارہ گنیئے!"

وہ پھر گننے لگا۔ آپ نے پھر روکدیا اور فرمایا

"پھر گنیئے!"

راہب سمجھا کہ میں نے شاید غلط گنا ہے۔ وہ بڑی سوچ سمجھ کر پھر گننے لگا۔ جب پانچ تک پہنچا تو آپ نے کہا۔" ایک سے پہلے گنیئے!"

راہب کہنے لگا۔" ایک سے پہلے تو کچھ نہیں"۔

اس پر حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا۔

"اے راہب! تیرے ایک سے پہلے کچھ نہیں تو اُس ایک خدا سے پہلے بھی کچھ نہیں تھا۔ فقط وہی احد اور قیوم خدا ہے"۔

یہ جواب سن کر علماء اور بچہ بچہ حیران و ششدر رہ گئے اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ اور وعدہ کے مطابق راہب مع اپنی جماعت کے مسلمان ہو گیا۔

سچ ہے جو انسان دنیا میں بلند مقام حاصل کرتے ہیں۔ ان کا کردار اوائل عمر سے ہی نرالا ہوتا ہے۔۔

ہر قسم کی انگریزی پلینٹ ادویات و سیکہ جات خریدنے کیلئے

شاہ سید برادرز

کچہری بازار لائل پور کو خدمت کا موقع دیں

مُراد کلاتھ ہاؤس کپڑے کا اعلیٰ مرکز

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہر قسم کا کپڑا اونی، سوتی و ریشمی، بازار سے بارعایت خریدیں!

مُراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسٹریلیا

جناب اقبال حیدر یوسفی
(حیدرآباد۔ سندھ)

(۱) آسٹریلیا کا مطلب جنوبی علاقہ ہے۔ سب سے پہلے یہ نام ایک انگریز نے انیسویں صدی میں رکھا تھا جس کا نام ماتھیو فائینڈرز تھا اس سے قبل یہ براعظم نیو ہالینڈ، نیو ساؤتھ ویلز یا ارضِ مانی بے کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

(۲) اس براعظم پر ۱۷۷۰ء میں لیفٹیننٹ کیپٹن آرتھر فلپ اپنے ۱۰۳۰ سپاہیوں اور ملاحوں وغیرہ کے ساتھ سڈنی پہنچا سب سے پہلے ۱۶۰۶ء میں جانسز ایک ڈچ بحری جہاز ڈنکن میں مغربی ساحل پر اترا ایک دوسرا ڈچ ملاح ڈرک ہارٹگ بھی مغربی ساحل پر ۱۶۱۶ء میں اترا۔ آسٹریلیا دنیا کا سب سے چھوٹا براعظم ہے۔ اس کا کل رقبہ ۷۶۸۶۴۲۰ مربع کلومیٹر ہے

(۳) آسٹریلیا چھ ریاستوں کا مجموعہ ہے۔ نیو ساؤتھ ویلز وکٹوریہ۔ کوئینز لینڈ۔ ساؤتھ آسٹریلیا۔ مغربی آسٹریلیا تسمانیہ۔

(۴) کل رقبہ میں سے ۲۳۳۰۲۹ کلومیٹر چھوٹے بڑے پہاڑ ہیں۔

(۵) ملبورن میں پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس ۱۹۰۱ء میں ہوا تھا۔

(۶) کینبرا ملک کا دارالحکومت ہے

(۷) پارلیمنٹ ہاؤس ۱۹۲۷ء میں ملبورن میں بنا۔

(۸) آسٹریلیا کا ساحل ۲۰۰۰۰ کلومیٹر لمبا ہے۔

(۹) آسٹریلیا کی آبادی ۳۰ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ۱۲۸۰۷۹۰۰ تھی۔ اس میں سے ۶۴۲۹۷۰۰ مرد اور ۶۳۶۸۲۰۰ عورتیں تھیں۔

(۱۰) آبادی کا اوسط ۱۷ افراد فی کلومیٹر ہے جبکہ نیدرلینڈ ۳۷۹۔ افراد، بلجیم ۳۱۵۔ افراد، برطانیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۲۷- افراد، امریکہ ۱۷۱- افراد اوسطاً کی ۱۱ افراد فی کلومیٹر ہے۔

(۱۱) براعظم کا ۱/۳ حصہ بنجر آباد ہے

(۱۲) اسٹیٹ پارلیمنٹ کے ارکان کی تعداد ۵۳۳ ہوتی ہے۔ نیو ساؤتھ ویلز کے ۱۵۴، وکٹوریہ کے ۱۰۸، کوئینز لینڈ کے ۷۸، ساؤتھ آسٹریلیا کے ۵۹، مغربی آسٹریلیا کے ۸۰، اور تسمانیہ کے ۵۴ ارکان ہیں۔

(۱۳) ہر ریاست کے فیڈرل پارلیمنٹ میں ۱۰ سینیٹر ہوتے ہیں۔

(۱۴) گورنر جنرل تاج برطانیہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔

(۱۵) ہر ریاست کا ایک گورنر ہوتا ہے

(۱۶) یہاں سے ۱۹۷۲ء میں ۲۸۰۰۰ کلوگرام چاندی اور ۱۴۰۰۰ کلوگرام سونا نکلا۔

(۱۷) آسٹریلیا کے ۱۰ ڈالر پاکستان کے ۵۶۹٫۷۹ روپے کے برابر ہوتے ہیں۔

(۱۸) آسٹریلیا کا سب سے لمبا دریا ڈارلنگ ہے جس کی لمبائی ۲۷۰۰ کلومیٹر ہے۔

(۱۹) پہاڑ کی چوٹی ۲۲۳۰ میٹر بلند ہے یہ آسٹریلیا کی بلند ترین چوٹی ہے یہ سرمائی کھیلوں کا اہم مرکز ہے

(۲۰) آسٹریلیا میں پھولوں کی بے شمار ایسی قسمیں پائی جاتی ہیں جو دوسرے علاقوں میں نہیں ہوتیں۔

(۲۱) یہاں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے جس پر انسانی سر کے بالوں کی طرح بال ہوتے ہیں۔ اس کو "ہیڈ ٹری" کہتے ہیں۔

(۲۲) کنگرو یہاں کا مشہور جانور ہے

(۲۳) ۱۷۹۳ء میں آسٹریلیا میں صرف ۱۰۵ بھیڑیں تھیں جبکہ ۱۹۷۱ء میں تقریباً ۱۸۰۰۰۰۰۰ تھیں اور ۲۲۰۰۰۰۰۰ گائیں تھیں۔ آسٹریلوی بھیڑیں اون کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہیں۔

(۲۴) ہر تیسرے فرد کے پاس موٹر گاڑی ہے

(۲۵) ایک ہفتہ کی اوسط آمدنی ۸۹٫۷۰ آسٹریلوی ڈالر ہے۔

(۲۶) تعلیم ۶ سال سے ۱۵ سال کی عمر تک لازمی مفت ہے۔ سرکاری سکولوں میں فیس لی جاتی ہے

(۲۷) ملک میں ۱۵ یونیورسٹیاں ہیں۔

"مفت خورہ"

چند دوست بیٹھے حلوہ کھا رہے تھے کہ ایک مفت خورہ بھی آگیا اور پوچھا۔

"تم کیا کھا رہے ہو؟"

ایک دوست نے جل کر جواب دیا۔ "زہر"

"خدا کی قسم تمہارے بغیر میرا جینا حرام ہے"

یہ کہہ کر مفت خورہ بھی کھانے میں مشغول ہو گیا۔

(مرسلہ: امۃ النصیر عابدہ کنری پاک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲۸) مذہبی آزادی ہر شہری کا بنیادی حق ہے

(۲۹) آسٹریلیا کا سب سے پہلا اخبار سڈنی گزٹ ۱۸۰۳ء میں جاری ہوا۔

(۳۰) گندم کی پیداوار ۱۹۷۰-۷۱ء میں ۸۰۰۰۰۰ ٹن تھی۔ باجرہ ۱۷۷۰۰۰۰ ٹن اور جَو ۱۹۶۰۰۰ ٹن پیدا ہوئے۔

(۳۱) آسٹریلیا کا تجارتی بحری بیڑا ۱۲۶ بحری جہازوں پر مشتمل ہے

(۳۲) ملک میں ۱۹۷۰ء میں نجی اور شہری پرواز کے ۳۷۹۴ ہوائی جہاز تھے اور ۲۷۰۰۰ پائلٹ۔

(۳۳) بیس سال کی عمر میں ۱۸ ماہ کی لازمی فوجی تربیت دی جاتی ہے۔

(۳۴) پاکستان میں آسٹریلیا کا سفارت خانہ اسلام آباد میں ہے

○

تشحیذ الاذہان۔ بچوں کی ذہنی نشوونما کا بہترین ذریعہ ہے

جواہر پارے

- قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے جس کی تہہ میں بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں
- قرآن مجید تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔
- سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف ہے

(سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

- جو اپنے فرائض سے غافل ہوتا ہے وہ کائنات کھو دیتا ہے۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)
- گفتگو میں اختصار سے کام لو تو کلام اتنا ہی مفید ہوتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

(طاہرہ گل۔ احمد آباد سٹیٹ (تھرپارکر)

- کارخانۂ قدرت میں غور و فکر کرنا بھی عبادت ہے (حضرت علی رضؓ)
- نیکوں کی صحبت نیک سے اچھی ہے بروں کی صحبت بد سے بری ہے۔ (مامون الرشید)

(شازیہ گل۔ احمد آباد سٹیٹ۔ تھرپارکر)

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات ہر قسم کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص — گرم میڈیکل ہال — گول امین پور بازار

مناسب علاج — لائلپور

ابتدائیات

طرح گگن برگنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصویر چھپائی!

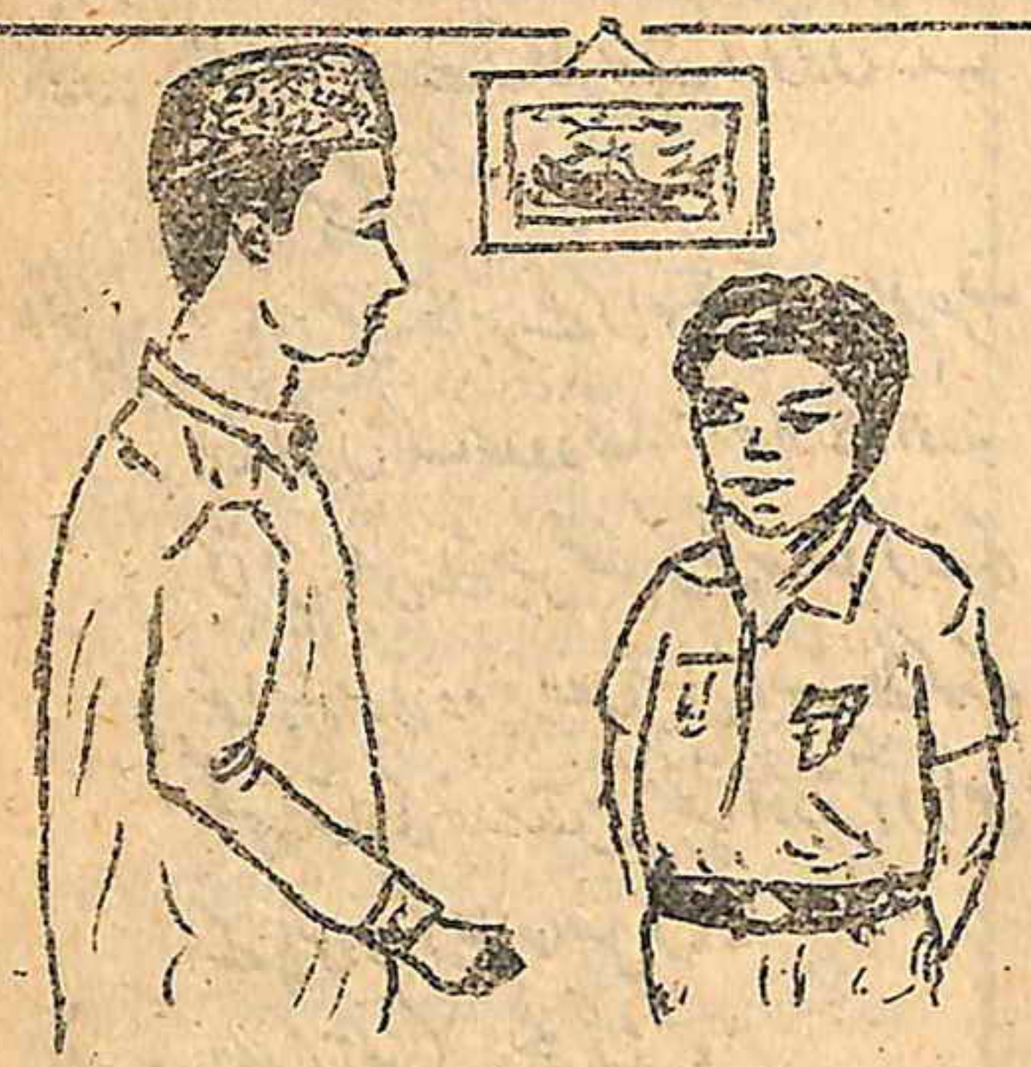

طارق احمد بٹ - کراچی

"دیکھئے انکل! بھائی جان کی تصویر رسالے میں چھپی ہے!" انور انکل کے سامنے رسالہ کھولے کھڑا تھا ——،

"ہاں بھئی۔ یہ تو بہت اچھی ہے" انکل خوش ہوتے ہوئے بولے۔ "تم بھی اپنی تصویر رسالے میں چھپوا دو گے ——؟"

"ہاں انکل —— میری تصویر بھی چھپوا دیں میں ابھی آپ کو اپنی تصویر بنا کر دوں گا —— لیکن انکل —— میری تصویر تو چھپ ہی جائے گی۔ لیکن یہ چھپے گی کیسے آخر؟ —— تصویریں کیسے چھپ جاتی ہیں اور یہ بڑے بڑے رسالے اور اخبار روزانہ کیسے شائع ہو کر آجاتے ہیں ——؟"

"بھئی واہ —— اتنے سارے سوال ایک ہی وقت میں؟ ہم ابھی بتا دیں تمہیں سب کچھ" انکل بولے —— "لیکن تمہیں کوئی اور کام تو نہیں ہے ——؟"

"نہیں انکل۔ میں بالکل فارغ ہوں۔ آج آپ مجھے اس بارے میں کچھ بتائیں!"

"ٹھیک ہے ہم ابھی۔ 'چھاپہ خانہ' کے بارے میں بات چیت کریں گے۔"

انکل: "ایک زمانہ تھا کہ جب انسان لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ خدا کے نبی اور بڑے بڑے عالم اپنی تعلیم لوگوں تک زبانی پہنچاتے تھے اور ان کے شاگرد اپنے استادوں کی باتیں حافظے کی مدد سے یاد رکھتے تھے اور پھر دوسرے لوگوں کو سکھاتے تھے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور: "اس طریقے سے تو علم بہت کم لوگوں تک پہنچا ہوگا۔"

انکل: "ہاں بھئی۔ ظاہر ہے کہ اس طریقے سے علم صرف چند لوگوں تک محدود تھا۔ نہ اخبارات تھے اور نہ کتابیں۔ اس لئے جس شخص کو علم حاصل کرنے کی خواہش ہوتی وہ ہزارہا میل کا سفر طے کر کے کسی استاد کی خدمت میں پہنچتا اور مدتوں اس کے پاس رہ کر علم حاصل کرتا۔"

انور: "پھر کتابیں کب لکھی گئیں؟"

انکل: "ہزارہا سال کے بعد انسان نے لکھنا سیکھا اور کتابیں لکھی جانے لگیں۔ بڑے بڑے بادشاہ اور امیر بہت سا روپیہ صرف کر کے ان کتابوں کی نقلیں کرواتے اور کتب خانے قائم کر کے انہیں نہایت حفاظت سے رکھتے۔ اگرچہ علم دوست بادشاہوں نے فن کتابت کی بہت حوصلہ افزائی کی اور کتابیں نقل کرنے کے لئے ہزارہا خوشنویس پیدا ہو گئے لیکن پھر بھی کتابیں اتنی سستی نہ ہو سکیں کہ ہر کس و ناکس خرید کر ان سے فائدہ اٹھاتا ——— جب علم کا شوق بہت بڑھ گیا اور کافی کتابیں میسر نہ آئیں تو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسی کل ایجاد کی جائے جس سے کتابوں کی نقلیں بہت آسانی سے اور بہت کم لاگت میں تیار ہو سکیں۔"

انور: "اس سلسلے میں کس نے کوشش کی؟"

انکل: "اس کے لئے ہم کاٹن برگ کے ممنون ہیں۔ سنہ ۱۴۰۰ء میں جرمنی کے قصبہ مینز میں ایک شخص گاٹن برگ پیدا ہوا۔ اس نے پہلے پہل ٹائپ سے کتابیں چھاپنے کا فن دریافت کیا۔ وہ ایک مشہور جوہری تھا۔ جرمنی میں جوہریوں کو خاص عزت حاصل تھی ——— لیکن گاٹن برگ کی عزت اس لئے بھی تھی کہ وہ تصویر کشی میں ماہر تھا اور پتھر پر نہایت عمدہ تصویریں بناتا تھا ——— ایک روز گاٹن برگ اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا ایک تصویر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ بیوی نے حیران ہو کر پوچھا "اس تصویر میں کیا خصوصیت ہے ———؟"

اس نے جواب دیا ——— "کل بتاؤں گا۔"

اگلے دن اس نے لکڑی پر خطوط کھینچ کر ایک تصویر

آپ کی اپنی دکان

شادی بیاہ کے لئے ہر قسم کا موتی۔ ریشمی سلکی اور دیگر ہر قسم کا کپڑا۔ نیز لیلن کی چادریں بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

میسرز احمد اینڈ سنز

دکان نمبر ۵۵/۵۶ نیشنل کلاتھ مارکیٹ

امین پور بازار، چوک گھنٹہ گھر لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنائی اور یہ خطوط چھوڑ کر ساری لکڑی کھود دی
اُس نے ان خطوں پہ سیاہی لگا کر لکڑی کا ٹکڑا کاغذ
پر دبایا ——— اسے دیکھ کر بے انتہا خوشی
ہوئی کہ کاغذ پر تصویر آگئی ہے۔"

انور: "اس سے تو تصویر چھاپنے میں بہت آسانی ہو
گئی ہوگی!"

انکل: "ہاں بھئی ——— ! اب گاٹن برگ تصویریں
چھاپنے لگا۔ لوگوں نے اس کی بہت عزت کی اور وہ
پورے علاقہ میں مشہور ہو گیا۔ لیکن اس کام سے
اسے کوئی مالی فائدہ نہ ہوا۔ جس کے باعث کئی
دفعہ اس نے یہ کام چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا لیکن
ہر موقعے پر اس کی بیوی نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔
تصویروں کی چھپائی کے ساتھ ساتھ اسے حروف
کی چھپائی کا بھی خیال آیا۔ اب وہ بعض تصویروں
کے نیچے ان کے نام بھی چھاپنے لگا۔ کچھ مدت
کے بعد اس نے چینی حروف سے کتابیں چھاپنے
کا ارادہ کیا اور اس کام کے لئے اس نے ایک مالدار
آدمی کو اپنا شریک بنا لیا اور سب سے پہلے اُس
نے انجیل چھاپی۔ اس کے بعد اس نے بائیبل چھاپنے
کا بیڑہ اٹھایا۔ اس نے لکڑی کا ایک بلاک تیار
کیا۔ مگر وہ اتفاقاً گر کر ٹوٹ گیا۔ اس سے اگرچہ
گاٹن برگ کو افسوس تو بہت ہوا لیکن فوراً اُس
کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اگر کھدے ہوئے حروف
کاٹ کر اکٹھے کر لئے جائیں تو چھپائی بڑی آسان
ہو جائے گی۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ ایک

سب سے بڑا پھول

دنیا کا سب سے بڑا پھول سماٹرا میں اگتا ہے۔ اس کا
قطر دو فٹ ہوتا ہے اور وزن قریباً پندرہ پونڈ۔ نر ہے کی
بات یہ ہے کہ اس پھول کا نہ کوئی پودا ہوتا ہے اور نہ کوئی
جڑ۔ وہ اگاسی بیل کی طرح دوسرے درختوں کو چوس کر بڑھتا
ہے۔ اس کی پنکھڑیاں خوب بڑی بڑی اور سرخی مائل رنگ کی
ہوتی ہیں۔ اس پھول سے بھینی بھینی خوشبو نکلتی ہے جس کی وجہ
سے جنگل کی بہت سی مکھیاں اور کیڑے مکوڑے اس کی طرف
کھنچے آتے ہیں۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا پھول ہوتا ہے
لیکن اس کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔ ایک دو دن کے بعد
خود بخود مرجھا جاتا ہے۔

(رخسانہ نیاز۔ راولپنڈی)

کشتی چھاپ رہا تھا کہ اس کے دو تلمیذ شریک
کا انتقال ہو گیا۔ اس کے وارثوں نے گاٹن برگ
کو بہت تنگ کیا ——— اس پر اس نے
تمام حروف توڑ ڈالے اور بددل ہو کر وہاں سے
چلا گیا۔"

انور: "اوہو ——— ! یہ تو بہت برا ہوا ———
تو کیا پھر گاٹن برگ نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا؟"

انکل: "گاٹن برگ اگرچہ مایوس ہو چکا تھا لیکن اب
کے پھر اس کی بیوی نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔ اس
مرتبہ اس نے ایک امیر شخص فسٹ کو شریک
بنایا اور ایک ہوشیار اور عقل مند شخص پیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ملازم رکھ لیا جس سے اسے بڑا مدد ملی۔
ایک مدت تک گاٹن برگ لکڑی کے حروف سے
کام لیتا رہا لیکن اس میں یہ دقت تھی کہ حروف
جلدی گھس جاتے تھے۔ پیئر نے دھات کے
حروف ڈھال کر یہ دقت بھی دور کر دی ——
اس نے چھپائی کے لئے اچھی سیاہی بھی بنائی۔
لیکن بدقسمتی سے ایک موقع پر فسٹ گاٹن برگ
سے ناراض ہو گیا اور پیئر کی تعریفیں کر کے اسے
بھی اپنے ساتھ ملا لیا —— فسٹ نے
گاٹن برگ پر دعویٰ بھی کر دیا اور چھاپہ خانہ اور
چھپی ہوئی کتابیں قرقی کرا لیں ——
اس پر گاٹن برگ نے اپنا الگ چھاپہ خانہ قائم
کر لیا —— پیئر نے بھی فرانس میں جا کر
اپنا چھاپہ خانہ کھول دیا اور کتابیں چھاپنی شروع
کر دیں۔ فرانس کے لوگوں کو اس کام سے بڑا
چڑ ہوئی۔ انہوں نے سمجھا یہ کوئی جادوگر
ہے —— انہوں نے اس کے خلاف
دعویٰ کر دیا لیکن عدالت نے اسے بری کر دیا۔

الورہ: "یہ تو بہت برا ہوا۔ گاٹن برگ کو تو بہت دکھ ہوا ہو گا ——!"

الکل: "ہاں بھئی۔ گاٹن برگ کو اس کی جدوجہد اور کوششوں کا صلہ ملنا چاہیئے تھا —— لیکن کچھ مدت کے بعد پیئر نے گاٹن برگ سے معافی مانگ لی۔ گاٹن برگ نے اسے معاف کر دیا مگر اس کی کام میں شرکت سے انکار کر دیا۔ اب اگرچہ اسے یہ امید ہو گئی تھی کہ اس کی مالی حالت اچھی ہو جائے گی لیکن عین اسی وقت اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا جس سے اسے شدید صدمہ پہنچا۔ آخر کار جرمنی کی حکومت نے اس کی خدمات کے صلہ میں اس کی پنشن مقرر کر دی اور اس طرح گاٹن برگ نے دنیا پر وہ احسان کیا جسے دنیا والے قیامت تک نہ بھول سکیں گے۔"

الورہ: "جی ہاں انکل —— گاٹن برگ کا دنیا والوں

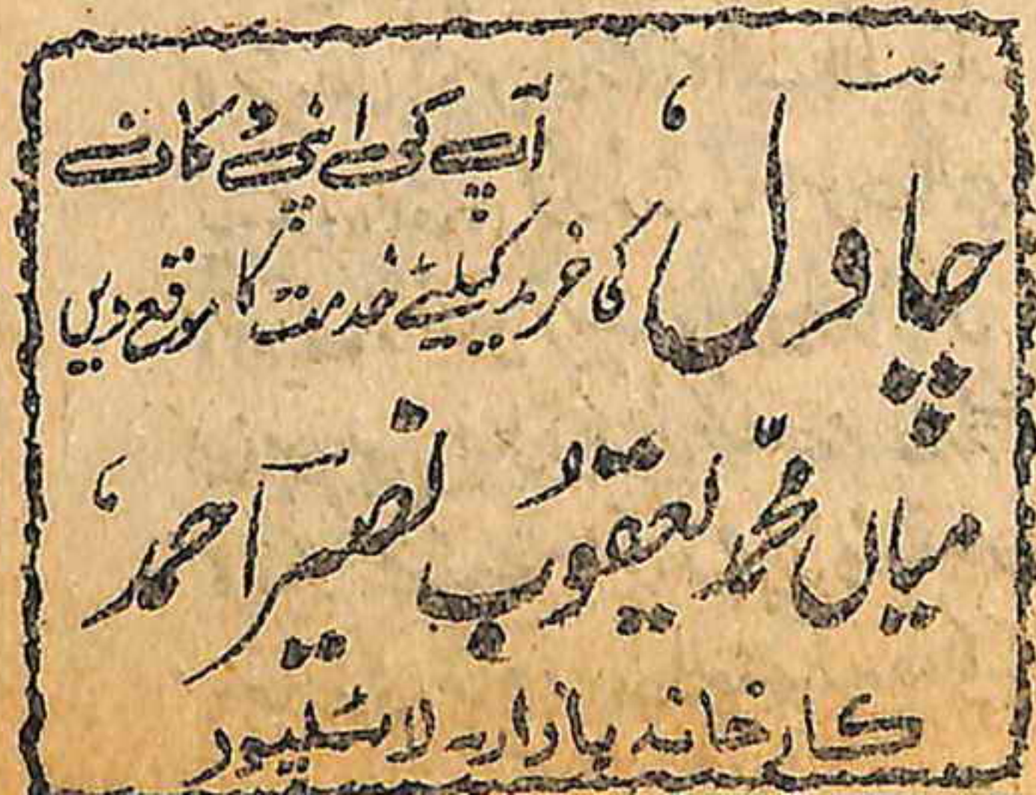

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر یہ عظیم احسان ہے ——— مگر چھاپہ خانے کا ایجاد کے بعد پہلی کتاب کب چھاپی گئی ؟"

انکل "بہت خوب ——— ! یہ اچھا سوال ہے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے۔ ۱۴۷۷ء میں انگلستان میں پہلی کتاب چھاپی گئی۔ یہ کتاب چھاپنے کا کام ولیم کیکسٹن نے کیا ——— کیکسٹن نے ۵۰ سال کی عمر میں ٹرائے کی تاریخ کا انگریزی میں ترجمہ کرنا شروع کیا اور جب ترجمہ مکمل ہوا تو اسے چھاپنا شروع کر دیا ——— ۱۴۷۷ء میں یہ کتاب بولون میں شائع ہوئی۔ جو لوگ کیکسٹن کے ملازم تھے ان میں سے ایک ونکن دی وارڈے بھی تھا۔ یہ شخص بلجیم سے اس کے ساتھ انگلستان آیا تھا اور کیکسٹن کے انتقال کے بعد ۱۴۹۱ء میں اس کا جانشین بن کر مطبع پر قابض ہوا ———

اس نے اپنے آقا اور استاد کا کام جاری رکھا۔ اس کے علاوہ ٹائپ میں بعض اصلاحیں بھی کیں اور چار سو سے زیادہ کتابیں چھاپیں۔ اب یورپ میں فن طباعت بخوبی پھیل گیا ہے ——— ۱۵۴۲ء میں ایک ہسپانوی اسے امریکہ لے گیا اور میکسیکو میں پہلی کتاب شائع کی۔ امریکہ میں سب سے پہلی انگریزی کتاب ۱۶۴۰ء میں شائع ہوئی۔"

انور: "آج کل جو پریس استعمال کئے جاتے ہیں ان کا رواج کب سے ہوا ؟"

انکل: "انقلاب فرانس کے زمانے سے ذرا پہلے کا ذکر ہے کہ ایک فرانسیسی مسمی پیئر نے روبے کا ایک پریس تیار کیا جو پرانے جو لی پریس سے بدرجہا بہتر تھا ——— یہ پریس انگلستان میں لایا گیا اور یہاں "رائل آف سیکس ہوپ" نے اس میں بہت سے مفید اضافے کئے ——— یہی پرانے دستی پریس اب بھی عمدہ اور نفیس چھپائی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ——— چھپائی عام طور پر دو طریقوں سے کی جاتی ہے۔ آفسٹ اور لیتھو۔ آفسٹ طباعت نہایت عمدہ اور صاف ہوتی ہے جبکہ لیتھو قدرے خراب اور بھدی ہوتی ہے۔ زیادہ تر اخبارات و رسائل لیتھو پریس کے ذریعے طبع ہوتے ہیں ——— رائل آف سیکس ہوپ" کے پریس پر دو آدمی کام کرتے ہیں اور ایک گھنٹے میں صرف ڈھائی تین سو کاغذ چھاپ سکتے ہیں۔"

انور: "انکل! اس سلسلہ میں کسی اور سے بھی کچھ کام کیا ہے ؟"

انکل: "ہاں ——— ! الیٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں ایک گجراتی بیوپاری شری بھیم جی پارکر نے انگلستان سے ایک انگریز بلا کر ناگری کے حروف ڈھلوائے اسی وقت سے ہمارے ملک میں چھاپے خانے شروع ہو گئے۔ آج ہمارے ملک میں ایسے چھاپے خانے موجود ہیں جو بجلی سے چلتے ہیں ان کے باعث ملک میں تعلیم عام ہے۔ روزانہ ہزاروں لاکھوں اخبار اور رسائل چھپتے ہیں اور کتابیں نہایت عمدہ اور کم قیمت پر فروخت ہوتی ہیں"

انور: "شکریہ انکل ——— ! چھاپے خانے کی یہ ایک دلچسپ کہانی تھی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ایسی اچھی اور مفید کہانیاں سنائیں گے ——— خدا حافظ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

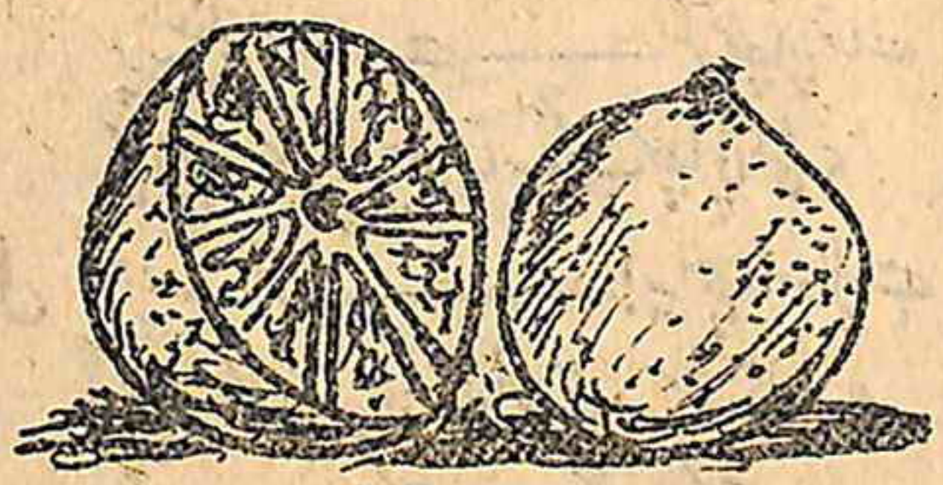

لیموں

آپ کا دوست

سید ادلیت احمد مبشر سرگودھا

پیارے بچو! آپ نے کبھی لیموں دیکھا ہے؟ دیکھا تو ضرور ہوگا لیکن اس کے فوائد پر آپ نے کم توجہ دی ہوگی۔ آیئے ہم اس کے بچپن کے حالاتِ زندگی بتاتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس ننھے منے سے پھل کی کیا کیا خصوصیات ہیں۔

لیموں غذا بھی ہے اور دوا بھی۔ اس سے شربت بھی بنا سکتے ہیں اور کیمیائی طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ گو یہ وزن اور شکل و صورت سے سادہ دکھائی دیتا ہے لیکن اگر اس کے فوائد گنے جائیں تو بے شمار ہیں۔ لیموں اس سپاہی کو طاقت ور بنا دیتا ہے جو میدانِ جنگ میں بھوک اور پیاس سے جاں دے رہا ہو۔ یہ بہتا ہوا خون بند کر کے زخم مندمل کر دیتا ہے۔ سخت گرمی میں بہترین مشروب ہے اور دوسرے مشروبات کو خوشبودار اور لذیذ بنانے کا کام دیتا ہے۔ لیموں سینکڑوں بیماریوں کا تدارک کرتا ہے۔ مچھلی کا گوشت سڑنے سے بچانے اور پھل محفوظ رکھنے کے لئے لیموں کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ یہ ننھا منا پھل انسان کو ایکسی ریز اور ایٹم بم کے مضر اثرات سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

کہتے ہیں کہ لیموں پہلے پہل برما میں پیدا ہوتا تھا یہاں سے شرقِ اوسط پہنچا اور عیسائیوں کے ہاتھ آ گیا۔ انہوں نے اسے یورپ کی سیر کروائی۔ فوائد کے لحاظ سے لیموں تین حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ چھلکا۔ رس اور بیج لیموں کے چھلکے میں ایک خاص قسم کا روغن ہوتا ہے جس کے چند قطرے پچاس گیلن پانی کو خوشبودار بنا دیتے

انگریزی ادویات کی خرید کے لئے تشریف لائیں

عامر ڈسپنسری اینڈ ہیوٹر

ہول سیل کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ۔

چنیوٹ بازار لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ چھاؤں میں خشک کئے ہوئے چھلکے کے سفوف سے مالیخولیا اور جنون کا علاج کیا جاتا ہے۔ لیموں کا دیں فوائد کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ کپڑے پر رنگ مارو شنائی یا چھپائی کے دھبے ہوں تو یہ لیموں کے رس سے دور کئے جاتے ہیں۔ لیموں کا رس سے سٹرک ایسڈ ملتا ہے۔ مشروبات کی تیاری اچار اور مربے محفوظ کرنے کے لئے یہ تیزاب بکثرت ہے لیموں کا پھل اس قدر توانائی بخش ہے کہ ایورسٹ کی مہم پر جانے والے کوہ پیما لیموں کا سفوف اپنے ہمراہ لے گئے اور آخر کار اس پھل کی تحبشی ہوئی توانائی کی بدولت انھوں نے ایورسٹ کی چوٹی سر کر لی۔

دوسری جنگ عظیم میں جو جرمن سپاہی گرفتار کئے گئے ان کے تھیلوں میں سے بھی لیموں کا سفید سفوف برآمد ہوا۔ جرمن قیدیوں نے بتایا کہ اس سفوف سے زخم جلدی مندمل ہو جاتے ہیں۔ مشہور امریکی کمپنی کروناہر سال صرف ضائع شدہ لیموں کی خرید پر ستر لاکھ ڈالر خرچ کرتی ہے۔ لیموں کے جوہر سے ایک عرق تیار کیا جاتا ہے۔ برف کے پانی پر ڈالنے سے یہ جیلی تیار ہو جاتا ہے اگر لیموں کے چند قطرے سیب، کیلے یا کسی اور پھل پر ڈال دیئے جائیں تو یہ جلد خراب نہیں ہوتے۔

ہنگری کے ایک سائنسدان نے یہ بات بھی معلوم کی کہ لیموں کا عرق نمدار پھلوں کو سیاہ نہیں پڑنے دیتا۔

لیموں کے بارے میں ایک تاریخی واقعہ بھی مشہور ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سو برس پہلے برطانوی بحری فوج میں خارش کا مرض پھیل گیا۔ سپاہیوں کو لیموں کا عرق پلایا گیا۔ اتفاق سے سب سپاہی صحت یاب ہو گئے۔ اس وقت سے برطانوی بحری فوجیوں کو "لائمیز" یعنی لیموں کہا جاتا ہے۔ لیموں کا عرق جسم سے بہتے ہوئے خون کے لئے مقامی اور اندرونی طور پر بے حد مفید ہے۔ حال ہی میں سائنسدانوں نے لیموں کا ایک اور عجیب و غریب فائدہ معلوم کیا ہے سرطان پر ایکس ریز کے اثرات سے معلوم ہوا کہ لیموں ایکس ریز کے بُرے اثرات سے انسانی جسم کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے لیموں کی ٹکور سے ہر قسم کا سر درد ختم ہو جاتا ہے لیموں کے گرم کئے ہوئے عرق کے چند گھونٹ نزلہ اور زکام کا بہترین علاج ہیں۔ بعض اوقات لیموں کا عرق سونگھنے ہی سے نزلے سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ لیموں کے بیج پانی میں پیس کر لیپ کرنے سے گنج جیسے امراض سے نجات ہو جاتی ہے۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں اور نئے بال اگ آتے ہیں۔ لیموں کا عرق دل کے تمام امراض اور خون کی کمی میں بے حد مفید ہے۔ یرقان اور جگر کے امراض میں لیموں کا عرق تریاق کا کام دیتا ہے۔ آنکھوں کے دکھنے۔ ان میں جالا پڑنے کی صورت

سب سے بڑا پھل

جہاں تک پھلوں کا تعلق ہے دنیا کا سب سے بڑا پھل۔ تربوز ہے جو ہمارے ملک میں بھی پایا جاتا ہے تربوز میٹھا ہوتا ہے اور اس کی مٹھائی فروخت کی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں بہت بڑے تربوز نہیں ہوتے۔ امریکی تربوز کا وزن کبھی کبھی ۵۵ پونڈ اور کبھی اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

(رخسانہ نیاز۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں لیموں میں تیار کیا ہوا سرمہ اکسیر ہے۔ لیموں کے عرق کی ایک چمچہ ہی نکسیر کو فوری طور پر بند کر دیتی ہے عرق کے غرارے سے منہ کو بدبو سے پاک، دانتوں کو چمکدار مسوڑھوں کو مضبوط اور زبان کی جڑ کو ہر قسم کے چھالوں اور آلائشوں سے پاک کرتے ہیں۔

معدے اور تلی کے امراض میں لیموں کا عرق بہترین مصلح ہے۔ خون میں فولاد کی کمی پوری کرنے کے لئے خوردنی فولاد (فیرو سائیٹرامن) جدید طبی دنیا کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ لیموں ایک ہضامنا دریا ہے جس سے سینکڑوں بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔

کیوں بچو! پسند آئی لیموں صاحب کی کہانی؟

○○

ہر قسم کی گرم چادریں، شالیں، دوھتے

وزری سیٹ تھوک ریٹ پر بارعایت

خرید فرمائیں!

محمد اسلم گروپ

دکان سلام ادکلاتھ مارکیٹ ریل بازار۔

لائل پور فون دکان - ۵۸۴۴

فون رہائش ۴۷۱۵

محنت، محنت، محنت

جناب محمد انور عاشی۔ پاکستان کالج لاہور

اے جنوں کچھ کام کر
دنیا میں روشن نام کر
ہوش و خرد سے کام لے
علم و ہنر کو عام کر

محنت ہمارا تاج ہے
چرچا تو اس کا عام کر

محنت کو رکھ دل سے عزیز
بیکار مت آرام کر

قدرت ہے مصروف عمل
یہ راز فطرت عام کر

عاشی اسی میں عیش ہے
اب دل لگا کر کام کر

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

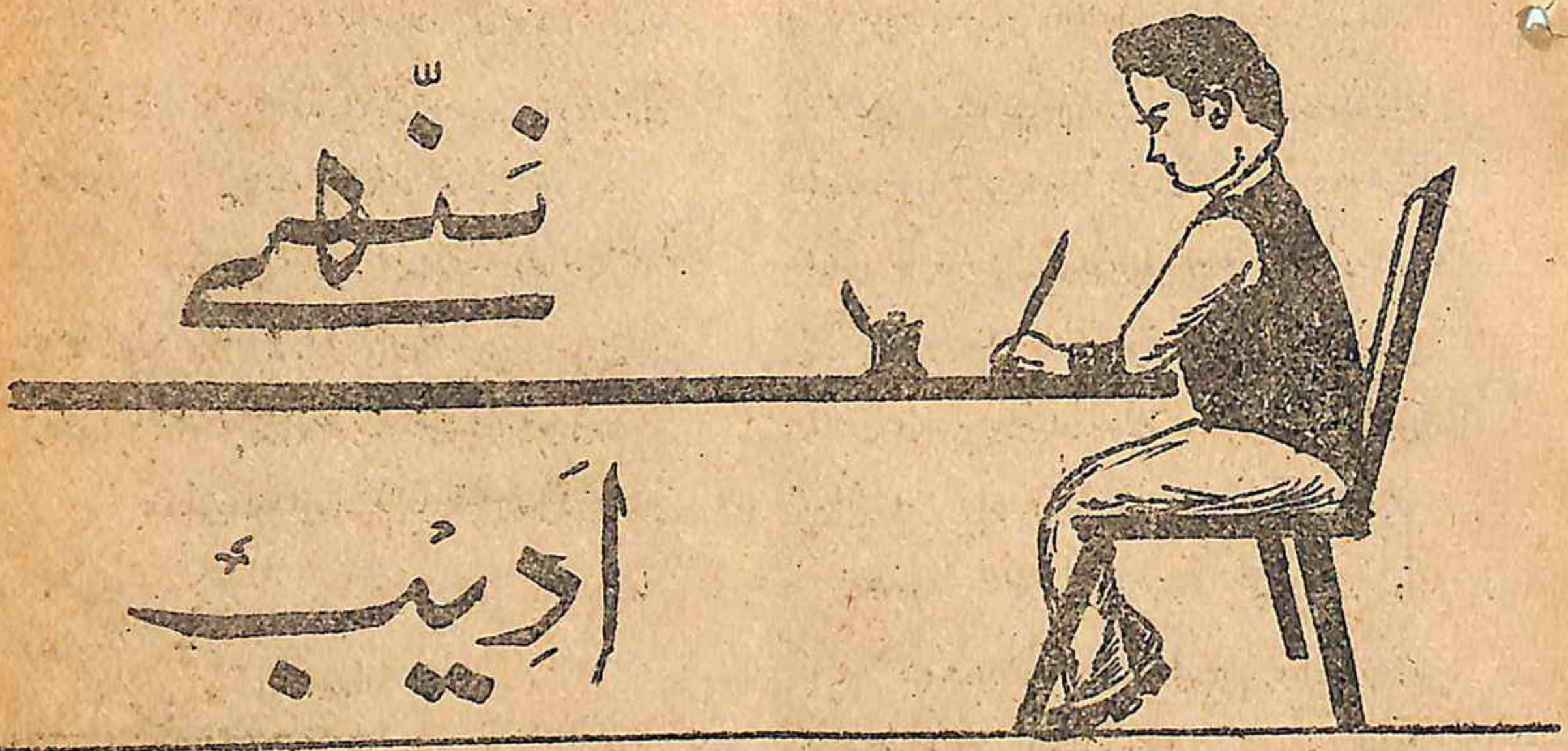

داڑھی کا جلال

مسلمانوں نے سپین پر جب حملہ کیا تو موسیٰ بن نصیر کو مریدہ فتح کرنے کا حکم ملا۔ آپ نے مریدہ کا رُخ کیا۔ اس زمانے میں عیسائی حکومتیں مسلمانوں کی شجاعت کا لوہا مان چکی تھیں۔ مریدہ انتہائی مضبوط قلعہ تھا امیر موسیٰ نے فصیل توڑنے کی ہر طرح کوشش کی مگر ناکامی ہوئی امیر موسیٰ نے اپنی پچھلی فتوحات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امیر مریدہ کو پیغام بھیجا کہ ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک مریدہ فتح نہ کرلیں۔ خواہ محاصرہ میں عمر ہی کیوں نہ تمام ہو جائے۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ آپ شہر کی چابیاں ہمارے سپرد کردیں۔ عیسائی مسلمانوں کی بہادری سے پہلے ہی خوف زدہ تھے۔ انہوں نے فوراً صلح کا پیغام دے کر ایک وفد مسلمان امیر کی خدمت میں بھیجا۔ موسیٰ بن نصیر اپنے خیمہ میں خود کش تھے۔ عیسائی وفد کے امیر نے دیکھا کہ مسلمان امیر کے سفید نورانی چہرہ پہ سفید ریش انتہائی رعب و جلال لئے ہوئے تھی۔ وفد کا امیر ان کی شخصیت سے کافی متاثر ہوا بات چیت کسی فیصلہ پہ پہنچے بغیر دوسرے دن پہ ملتوی ہوگئی۔

دوسرے دن موسیٰ بن نصیر نے اپنی داڑھی کو مہندی سے حنائی رنگ دیا۔ جس کا عیسائی امیر کے دل پہ بڑا اثر ہوا اسی طرح جب وہ وفد تیسرے دن آیا تو امیر موسیٰ بن نصیر کی داڑھی سیاہ رنگ میں پائی۔ جسے دیکھ کر عیسائی وفد کے امیر کی تو گویا تمام ہوگئی۔ سیاہ چمکیلی داڑھی میں سفید چہرہ عیسائیوں کے لئے اپنی شکست کا پیغام تھا عیسائی وفد کے امیر نے مسلمان امیر کی سفید سرخ اور سیاہ داڑھی دیکھ کر ہیبت چھا گئی اور وہ کانپ کانپ گیا۔ اس نے واپس جا کر شہر کے امیر کے پاس ان الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ "یا امیر! مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداوند کی قسم مسلمانوں کا امیر انسان نہیں ضرور کوئی جن یا فرشتہ ہے۔ ہم کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے ہمیں شکست قبول کر لینی چاہیئے۔"

اس کے بعد عیسائیوں نے شہر کی چابیاں مسلمانوں کے حوالے کر دیں۔ اس طرح موسیٰ بن نصیر کی تدبیر سے مرید فتح ہو گیا اور مسلمان فتح و نصرت سے ہمکنار ہوئے۔

(منصور طاہر۔ منگڑیل ضلع سرگودھا)

انوکھی ترکیب

پیارے بچا جانو اور بہنو! ایک دلچسپ واقعہ جو میں نے اپنے چچا زاد بھائی فاروق سے سنا ہے اس وقت آپ کی گوش گزار کر رہی ہوں۔ ان دنوں وہ ربوہ میں حلقہ دارالصدر غربی میں منتظم اطفال تھے۔ ایک دن حسب معمول وہ تمام اطفال کے ہمراہ بہشتی مقبرہ دعا کی غرض سے اور ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کے لئے آئے۔ وہاں دیگر مریضوں کے علاوہ ایک افریقہ کے مبلغ بھی تھے جو حال ہی میں فریضۂ تبلیغ ادا کر کے مرکز واپس آئے تھے۔ سب بچوں نے ان کی عیادت کی۔

پھر ایک بچہ نے مبلغ صاحب سے پوچھا "آپ نے افریقہ میں کیا کیا؟"

مبلغ صاحب نے فوراً کاغذ پہ پنسل سے انڈے کی شکل بنائی اور بیرے کو دکھائی۔ وہ شکل دیکھتے ہی بیرا خوشی سے اچھل پڑا اور بھاگ کر ایک چیل لے آیا جس کی شکل بالکل انڈے جیسی تھی اور مسکرا کر دیکھا جیسے کہہ رہا ہو

"دیکھا جناب آخر شے چل گیا ناں!"

وہ بڑے پریشان تھے کہ "یا الٰہی کیسے سمجھاؤں۔ پھر اچانک ان کے ذہن میں ایک انوکھی ترکیب آ گئی۔

مبلغ صاحب نے "فوراً" کاغذ پہ بنی ہوئی انڈے کی شکل بیرے کو دکھاتے ہوئے زور سے مرغے کی نقل اتارتے ہوئے "کٹکڑوں کوں" کہا۔ تو بیرا بے اختیار ہنس پڑا اور جلدی سے انڈے لے آیا۔

اس ترکیب سے انہیں اس پریشانی سے نجات ملی۔

(امتہ الرشید۔ تگڑی ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

پیارے بچو! میں آج آپ کو اسلام کے ایک عظیم اور جوانمرد سپہ سالار کے متعلق کچھ بتاتا ہوں۔ یہ اسلام کے سپہ سالار اعظم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ جنہیں بارگاہِ رسالت مآب سے "فاروق" کا خطاب ملا۔ اس لئے آپ کو "عمر فاروق" کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ آپ عام الفیل کے تیرہ برس کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ قبولِ اسلام سے قبل قریشِ مکہ میں باعزت اور نامور شخصیت کے نام سے مشہور تھے۔ پہلے قریش کی کمان آپ ہی کے سپرد تھی۔

ایک دفعہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا فرمائی کہ "اے اللہ تعالیٰ! دو عمر نامی شخصوں (حضرت عمر اور ابوجہل) میں سے ایک عمر کو اسلام قبول کرنے کی توفیق سے نواز!"

چنانچہ حضرت رسول اکرمؐ کی بارگاہِ ایزدی سے دعا قبول ہوگئی اور نبوت کے چھٹے سال حضرت عمر بن خطاب نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ کے قبولِ اسلام سے مسلمانوں کی قوت و شوکت میں اضافہ ہو گیا۔

ہجرت کا وقت آیا تو ہر کسی نے چھپ چھپا کر ہجرت کی لیکن حضرت عمر فاروق رضؓ نے مسلح ہو کر بلا خوف و خطر ہجرت کی۔ آپ کفار اور ان کے سرداروں کو للکارتے ہوئے بڑھتے رہے۔ آپ کی للکار سے کفار میں سناٹا چھا گیا اور بڑے بڑے سردار حیران و پریشان ہو گئے اور کسی کو بھی حضرت عمرؓ کے مقابل آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

ہجرت کے بعد آپ رضؓ نے اسلام کی بڑی خدمت کی اور تمام جنگیں بڑی دلیری اور جرأت مندی سے لڑیں۔ غزوۂ بدر میں آپ نے اسلام کی خاطر کسی قسم کی رشتہ داری کی پرواہ کئے بغیر اپنے حقیقی ماموں عاص بن وائل میدانِ جنگ میں اپنے ہاتھوں سے قتل کر ڈالے۔

آپ نے غزوۂ اُحد میں بھی بڑی دلیری اور جرأتمندی کا مظاہرہ کیا۔ اس جنگ میں کفار نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے ہیں۔ مگر حضرت عمر رضؓ نے بغیر کسی ڈر کے جنگ جاری رکھی اور آپ نے میدان نہ چھوڑا۔ اسی طرح آپ نے غزوۂ خندق اور صلح حدیبیہ میں بھی شرکت فرمائی۔

فتح مکہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ نے حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے عمرہ ادا کیا۔

آپ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری میں دوسرے خلیفہ مقرر کئے گئے اور دس سال تک کے دورِ خلافت میں اسلامی برکات سے ایک جہان فیضیاب ہوا۔ دنیا عدل و داد سے بھر گئی۔ آپ کی وجہ سے مخلوقِ خدا کے دلوں میں حق پرستی اور پاک بازی کا جذبہ بیدار ہوا۔

۲۶ ذوالحجہ سنہ ۲۳ ہجری کو آپ فجر کی نماز کے لئے کھڑے ہی ہوئے تھے کہ ایک شقی القلب کافر ابولؤلؤ مجوسی نے پیچھے سے حملہ کر کے زہر آلود خنجر مارا۔ جس کی وجہ سے آپ بے ہوش ہو گئے اور محرم کی یکم یا ۲ تاریخ کو آپ نے ۶۳ سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(جناب عبدالشکور ناصر۔ واہ کینٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت غالب بن عبداللہؓ کی بہادرانہ قربانی

جب سے دنیا میں انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ شروع ہوا ہے اسی وقت سے ان انبیاءؑ اور ان کے ماننے والوں کے خلاف سخت تکالیف اور اذیتوں کے طوفان برپا کرنا اہل زمانہ کا دستور رہا ہے۔ چنانچہ جب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعویٰ نبوت کیا تو اس وقت بھی دستور کے مطابق آپ کو اپنے مشن سے باز رکھنے کے لئے آپ کے مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اس کے مقابل پر آپؐ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو بڑی بڑی قربانیاں دینی پڑیں اور آج انہیں میں سے ایک صحابی حضرت غالبؓ کی قربانی اور صبر کا واقعہ آپ کو سناتے ہیں۔

فتح مکہ کے بعد کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت بنو ملوح کے مقابلہ کے لئے بھیجی جس میں حضرت غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ ایک جگہ پہنچ کر حضرت غالبؓ کو دشمن کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا گیا امیر قافلہ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ فوراً دشمن کی آبادی کے قریب ٹیلہ پر جا کر لیٹ گئے اور دشمن کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینے لگے۔ اسی اثناء میں ایک شخص جس کا گھر اس ٹیلے کے قریب تھا گھر سے نکلا تو اسے ٹیلے پر کچھ نظر آیا۔ جس پر اس نے یہ خیال کرتے ہوئے اپنی بیوی سے گھر کی اشیاء کا جائزہ لینے کو کہا کہ کہیں کوئی جانور گھر کی کوئی چیز اٹھا کر نہ لے گیا ہو۔ بیوی نے دیکھ بھال کر اپنے خاوند سے کہا کہ تمام اشیاء محفوظ ہیں۔ اس پر اس کو یقین ہو گیا کہ ہو نہ ہو یہ کوئی آدمی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے گھر سے تیر منگوائے اور حضرت غالبؓ کو نشانہ بنائے۔ ایک تیر آپؓ کے کندھے پر اور دوسرا آپ کے پہلو میں لگا۔ عزیز بھائیو! حضرت غالبؓ کی بہادری اور صبر کا اندازہ کریں کہ باوجود جسم کے نازک حصوں میں تیر لگنے مگر اس مرد مجاہد نے ذرا سی حرکت تو درکنار "اف" تک نہ کی۔ مبادا دشمن کو اس کا علم ہو جائے اور مسلمانوں کا راز افشاء ہو۔ تیر چلانے والے کو جب کسی قسم کا ردعمل نظر نہ آیا تو وہ اسے محض وہم خیال کرتے ہوئے چلا گیا اور اس کے چلنے کے بعد حضرت غالبؓ نے یہ دونوں تیر

الصافی کمپنی (رجسٹرڈ)
کمیشن ایجنٹس
پھٹے سفید، چوری اور مرچ کنڑی کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں ہمیں
خدمت کا موقع دیں
الصافی کمپنی پرانی غلہ منڈی لائلپور
فون نمبر ۷۹۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے ہاتھوں سے کھینچ کر نکالے۔

تشحیذی بھائیو! ذرا غور کرو کہ کیا آپ اس قابل ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ اسی نوعیت کا کوئی واقعہ پیش آجائے تو آپ اس جسم کی عظیم قربانی اور جرأت کا نمونہ دکھا سکیں گے؟

(جناب محمد الیاس منیر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت لوط علیہ السلام

ہادیٔ برحق، پیغمبر خدا، بھولے بھٹکوں کے لئے نشانِ منزل، حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقریباً ڈھائی ہزار سال قبل حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کی طرف پروانۂ ہدایت لے کر مبعوث ہوئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ پیغمبر تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی کے بیٹے یعنی بھتیجے تھے۔ آپ قصبہ عور میں رہائش پذیر تھے اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کر کے فلسطین میں سکونت اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ بعد اذنِ الٰہی سے "سدوم" نامی بستی میں رہائش پذیر ہوئے۔

آپ کی قوم نے بھی پہلی قوموں کی طرح آپ کی رسالت کا انکار کیا اور آپ کو تکالیف و مصائب پہنچانے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ آپ نے اپنی قوم سے فرمایا:۔

"میں خدا کی طرف سے ایک رسول امین کی حیثیت سے تمہاری طرف آیا ہوں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری نصائح سنو تا تم نجات یافتہ کہلاؤ

جواہر ریزے

- جو لوگ حال میں مستقبل کی فکر نہیں کرتے وہ مستقبل میں ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ (القرآن)
- جو لوگ زندگی کو مقدس فریضہ سمجھ کر گزارتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ (حضرت داؤدؑ)
- ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے (ہٹلر)
- کچھ کرنے کے لئے بہت کچھ ترک کرنا ہوگا (ہٹلر)
- زمانہ بہترین استاد ہے۔ (ہٹلر)

(مرسلہ: ناصر احمد ندیم۔ بنی سر روڈ۔ تھرپارکر)

میں تم سے کسی صلہ کا خواستگار نہیں میرا اجر رب العالمین خدا کے ذمہ ہے میں تو اس لئے آیا ہوں تا تمہیں برائیوں سے دور رکھوں اور نیکیوں کے قریب کر دوں"

اہل قوم نے آپ کو دھمکی دی کہ اگر آپ تبلیغ سے باز نہ آئے تو ہم ذلیل و خوار کر کے ملک بدر کر دیں گے۔

آپ نے فرمایا:۔

"بے شک کر دو۔ میں حق بات کہنے سے نہیں ٹل سکتا اور تمہارے قابلِ نفرین اعمال کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔"

آپ نے دعا کی کہ:۔

"اے خدا میرے اور میرے اہل خاندان کو ان بُرے اعمال سے محفوظ رکھیو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی دعا قبول کرلی اور آپ کی آل بچالی۔ لیکن آپؑ کی بیوی جو کفار میں سے تھی عذاب کا شکار ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نوحؑ کی بیوی پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم پر پتھروں کی بارش کی۔ یعنی ایک زبردست زلزلہ آیا جس سے ان کی زمین جو پتھریلی تھی، بُری طرح پھٹی اور پتھروں کی صورت میں ان پر بارش کی طرح برسی۔ اور وہ تباہ ہوگئے۔

یہ تو ایک عظیم نشان تھا بعد میں آنے والوں کے لئے مگر وہ قوم پھر بھی ایمان نہ لائی اور ہلاک ہوگئی۔

(خالد مصور ۳۱۲ ج ب کتھووالی۔ لائلپور)

چائے

آج دنیا میں چائے غالباً ارزاں ترین مشروب ہے لیکن آج سے دو تین سو سال پہلے چائے کی قیمت تقریباً ڈیڑھ سو روپے فی پونڈ تھی اسی لئے انگلستان میں صرف امیر لوگ چائے سے لطف اندوز ہو سکتے تھے۔

چائے کی کہانی اب سے تقریباً چار ہزار سال پہلے شروع ہوتی ہے اس کا آغاز چین میں ہوا جبکہ وہاں شہنشاہ حکمران ضعیفی کے عالم میں اپنا پانی خود ابال کر پیتا تھا۔ مبادا اس میں کوئی دشمن زہر ملا دے۔ ایک دن بادشاہ پانی ابال رہا تھا۔ ایک خادم جو ساتھ کھڑا تھا اس نے ایک خشک لکڑی اٹھا کر دی تو غلطی سے اس کی کچھ پتیاں کھولتے ہوئے پانی میں گر گئیں۔ خادم تو خوف سے کانپنے لگا۔ لیکن بادشاہ اس خوشبو سے لطف اندوز ہونے لگا۔ جو اُن خشک پتیوں کے ابلنے سے نکلنے لگی تھی۔ دیکھتے دیکھتے پانی کا رنگ بھی سرخی مائل ہوگیا۔ بادشاہ نے پہلے یہ رنگدار پانی اپنے خادم کو پلایا اور جب اس نے یقین دلایا کہ اس کا ذائقہ

ہر قسم کی ریشمی رضوتیاں، اور گرم چادریں خریدنے کیلئے تشریف لائیں!
رحمت کلاتھ ہاؤس
دکان نمبر ۳، ۴۔ الفتح مارکیٹ
ریل بازار۔ لائلپور

نقشہ نویس خلیل اینڈ برادرز ٹوبہ چوک لائل پور
بلڈنگ ڈیزائنرز
ہر قسم کی جدید عمارات یعنی مکانات۔ دفاتر۔ مساجد۔ شیکر ٹاپس
سکول و دیگر عمارات بنانے کے لئے۔ ہماری خدمات حاصل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لذیذ ہے اور وہ غیر ضروری سمجھتا ہے تو بادشاہ نے وہ خود بھی پیا اور اس طرح چینی روایات کے مطابق چائے کا آغاز چین میں ہوا۔

انگلستان میں چائے ایک سیاح کر سلطنت بارد کے ذریعہ ۱۶۱۰ء میں پہنچی لیکن اس وقت وہ عام مشروب کی بجائے ایک دوا کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ یہ تقریباً ہر مرض کا علاج سمجھی جاتی تھی۔ خاص طور پر سردی، زکام، نزلے وغیرہ کے لئے۔

چائے کا پودا حرارت نرم مرطوب آب و ہوا میں بڑھتا پھیلتا ہے اور اگر اسے کاٹا چھانٹا نہ جائے تو وہ چالیس پچاس فٹ کی بلندی حاصل کر سکتا ہے یہ ایک سدا بہار پودا ہے اور اس کے باغبان اسے چار فٹ سے زیادہ نہیں بڑھنے دیتے تاکہ اس کی پتیاں سخت نہ ہوں۔

جب چائے کے پودے بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کی پتیاں توڑی جاتی ہیں جب بہت سی پتیاں جمع ہو جاتی ہیں تو وہ صاف کی جاتی ہیں۔ یہ پتیاں سکھانے کے لئے ان پر گرم ہوا کی رو چھوڑی جاتی ہے پھر یہ پتیاں دبا کر بھی کھینچی بھی دور کی جاتی ہے اس وقت تک ان پتیوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے

بہترین چائے وہ ہوتی ہے جو سب سے زیادہ ملائم۔ ننھی پتیوں سے حاصل کی جاتی ہے۔ آج کل چائے چائے سکھانے کے لئے بھی اونچے پر گرم بھی کی جاتی ہے جس سے پتیوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اب چائے باہر بھیجنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔

ہم عام طور پر چائے میں دودھ اور شکر شامل کر کے استعمال کرتے ہیں لیکن دنیا کے کئی علاقوں میں چائے میں دودھ کی بجائے لیموں کا رس اور کئی دوسری چیزیں شامل کرتے ہیں۔

(طارق محمود نجمی۔ گوجرہ)

خدا تعالیٰ ہر کام بہتر کرتا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنی سلطنت کے سب امیروں کو دعوت دی اور دعوت کا دن مقرر کر دیا۔ مقررہ وقت پر سب آ گئے۔ انھیں محل کے بڑے کمرے میں جو بہت خوبصورت تھا بٹھا دیا گیا۔ دعوت شروع ہوئی۔ اس وقت وزیر بھی بادشاہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا دعوت اڑا رہا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد پھلوں کی باری آئی۔ سب کی رضامندی اسی میں تھی کہ بادشاہ سلامت خود اپنے ہاتھ سے پھل کاٹ کر دیں۔ لوگوں کے اصرار پر بادشاہ نے اپنا کام شروع کر دیا۔

ابھی پہلا سیب بھی کاٹنے نہ پایا تھا کہ چاقو سیب کو چیرتا ہوا انگوٹھے پر جا لگا۔ اور انگوٹھا زخمی ہو گیا۔

بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ وہ انگوٹھے کی مرہم پٹی کرے۔ وزیر مرہم لگاتا جاتا تھا اور کہہ رہا تھا کہ بادشاہ سلامت! خدا تعالیٰ ہر کام بہتر کرتا ہے۔

بادشاہ کو بڑا غصہ آیا اور وہ چیخنے لگا۔

"میرا انگوٹھا کٹ گیا اور تم کہتے ہو بہتری ہے۔"

وزیر نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ "حضور یہ سچ ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پر بادشاہ لال بھبھوکا ہو گیا اور اس نے وزیر سے بدلہ لینے کی ٹھان لی۔

دوسرے دن بادشاہ وزیر کو ساتھ لئے ہوئے شکار کو نکلا۔ دونوں شکار کھیلتے ہوئے بہت دور نکل گئے۔ جب وہ تھک کر چور ہو گئے تو آرام کی غرض سے ایک درخت کے نیچے ہری ہری گھاس پر لیٹ گئے اسی اثناء میں بادشاہ کو پیاس محسوس ہوئی۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا۔ کہ وہ کوئی کنواں تلاش کرے۔ وزیر کو کنواں تلاش کرنے میں دیر نہ لگی۔ نزدیک ہی ایک کنواں مل گیا۔ لیکن کنویں سے پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔

وزیر نے سفری ڈول کے ساتھ ایک کپڑا باندھا اور جھک کر پانی نکالنے لگا بادشاہ نے بدلہ لینے کا یہ وقت غنیمت سمجھا اور وزیر کو کنویں میں دھکا دے دیا۔ وزیر نے بادشاہ سے پوچھا "حضور یہ کیا؟"

بادشاہ نے جواب دیا۔ "اسی میں بھی خدا تعالیٰ بہتری کا ہی کرے گا۔"

وزیر نے کہا۔ "بے شک"

بادشاہ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور چلتا بنا۔ ابھی وہ زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ جنگلی انسانوں کے ایک گروہ نے اسے گھیر کے لے لیا۔ بادشاہ بہت گھبرایا اور چلانے لگا۔ "مجھے چھوڑ دو! مجھے چھوڑ دو!" لیکن کسی نے اس کی ایک نہ سنی اور بادشاہ کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے ایک مکان پر لے گئے اور ایک کمرے میں بند کر دیا۔ یہاں اور بھی کئی لوگ بند تھے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ حیوان صفت لوگ اپنے دیوتا دیوی کو خوش کرنے کے لئے انسانوں کی قربانی دیتے ہیں۔ بادشاہ بہت گھبرایا لیکن وہ بے بس تھا۔

تقریباً نصف گھنٹہ بعد جنگلی دوبارہ آ گئے اور سب آدمیوں کو ذبح کرنے کے لئے لے جانے لگے اسی وقت ایک جنگلی نے بادشاہ کا کٹا ہوا انگوٹھا دیکھا۔ تو اسے چھوڑ دیا۔ کیونکہ ان کے خیال میں بادشاہ کی قربانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناقص تھی۔ بادشاہ نے دل ہی دل میں کہا "واقعی خدا تعالیٰ ہر کام بہتر ہی کرتا ہے اگر انگوٹھا نہ کٹتا تو یہ لوگ مجھے مار ڈالتے اور اگر وزیر میرے ساتھ ہوتا تو اسے ضرور پکڑ کر لے جاتے۔"

بادشاہ فوراً کنویں پہ پہنچا اور وزیر کو کنویں سے نکال کر گلے سے لگا لیا۔

(ارشاد احمد ارشی۔ تحت ہزارہ۔ سرگودھا)

چوری کا انجام

ایک گاؤں میں ایک نابینا رہا کرتا تھا۔ لوگ اسے "حافظ" کہا کرتے تھے۔ اگرچہ وہ قرآن مجید کا حافظ نہیں تھا۔ مگر آنکھیں نہ ہونے کی وجہ سے اسے حافظ کہتے تھے۔ وہ رات کے وقت گھر سے نکل کھڑا ہوتا اور کمند کے ذریعہ کسی کھجور کے درخت پر چڑھ کر حسب منشا کھجوریں توڑ لیتا۔ اور واپس آجاتا تھا۔ صبح ہوتی تو

لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ روزانہ کھجوریں کون توڑ لیتا ہے۔ لیکن چور کا کسی کو پتہ نہ تھا۔ حافظ کے متعلق کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ آخر ایک دن چند آدمیوں نے فیصلہ کیا کہ رات کو چھپ کر چور کا پتہ کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے دیکھا کہ حافظ صاحب کمند کندھے پر ڈالے راستہ ٹٹولتے چلے آرہے ہیں۔ حافظ صاحب کی اس چالاکی پہ وہ بڑے حیران ہوئے۔ اس وقت تو لوگوں نے انہیں کچھ نہ کہا۔ دوسرے دن حافظ صاحب کے گھر پہنچے اور ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے۔ باتوں باتوں میں انہوں نے حافظ صاحب کو بتایا کہ فلاں جگہ عمدہ کھجور کا درخت ہے اس کا کوئی مالک بھی نہیں۔ لوگ بڑے مزے سے کھاتے ہیں۔ یہ باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ واپس آگئے۔ اور آکر مقررہ کھجور کی شاخیں اور کھجوریں کاٹ لیں۔ صرف کھجور کے درخت کا ملیا سا ٹنا باقی رہنے دیا۔ ادھر حافظ صاحب جو نقلوں کے بھوکے تھے رات کو کمند لے کر وہاں پہنچ گئے اور خوشی خوشی اوپر چڑھنے لگے۔ وہ کمند ڈالتے گئے اور اوپر چڑھتے آخر کٹا ہوا مقام بھی آگیا۔ جونہی انہوں نے کمند پھینکی۔ نیچے آرہے اور تڑپ تڑپ کر جان دیدی

دیکھا بچو! چوری کا عبرتناک انجام؟ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے مسلمان احمدی بنائے آمین!

(جناب محمد اکرم عمر طالبعلم احمدیہ ربوہ)

جھوٹ سے بچنے کے ذرائع

(۱) سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ہمیں جھوٹی عزت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیال دل سے نکال دینا چاہیئے اور عزت پر سچ کو ترجیح دینا چاہیئے

بعض دفعہ انسان اپنی عزت بچانے کے خیال سے جھوٹ بولتا ہے اور اس بات کا خیال نہیں کرتا کہ جھوٹی عزت اور وقار بے حقیقت چیزیں ہیں اور جھوٹ ایک گندگی ہے۔

(۲) بعض اوقات ہم کسی شخص سے ڈر کر اور اس کے رعب میں آکر وہ جھوٹی بات کہہ دیتے ہیں جو اس کی خوشنودی کا باعث ہو حالانکہ یہ صحیح نہیں ہمیں ہر امر واقعہ بیان کرتے وقت کسی شخص سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔ جھوٹ بولنا ایک بہت بڑا گناہ ہے

(۳) جس بات کی صحت کا آپ کو سو فیصد یقین ہو وہی کہیں۔

(۴) جھوٹے لوگوں کی صحبت سے بچیں۔ انسان ساتھیوں سے پہچانا جاتا ہے اگر جھوٹوں کے ساتھ خلا ملا کریں گے تو جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جائے گی۔ قرآن شریف میں آتا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی نیکوں کا ساتھ دو۔ اگر نیکوں کی صحبت میں رہیں گے تو آپ کو سچ بولنے اور جھوٹ سے پرہیز کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔

(سید محمد ملک۔ کھوکھر غربی۔ گجرات)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اب سے چودہ سو برس پہلے دنیا میں ہر طرف جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ سب قومیں اپنے پیغمبروں کی تعلیم بھول چکی تھیں۔ روحانیت اور انسانیت کا نام و نشان نہ تھا۔ ہر طرف ظلم و ستم و لوٹ مار، قتل و خون ہو رہے تھے غریبوں پہ ظلم کے پہاڑ ٹوٹے ہوئے تھے۔

عرب کی حالت سب ملکوں سے بدتر تھی۔ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے وہ کب چاہتا ہے کہ اس کے بندے تاریکی میں ڈوب جائیں۔ اس نے چاہا کہ اسلام کا آفتاب جہالت کی تاریکی سے نکلے اس کی روشنی سے علم و تہذیب پھیل جائے۔ بھولی بھٹکی قومیں راہ دیکھ لیں۔

اس عظیم مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے وہ پیغمبر عظیم بھیجا جس کا پیارا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے اور جس کا لقب رحمۃ اللعالمین (یعنی سارے جہانوں کے لئے رحمت) ہے۔

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو پیر کے دن مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

ہر قسم کی گرم چادریں۔ شالیں۔
دھسے ورزی سیٹ وغیرہ،
تھوک ریٹ پر بارعایت خریدنے کیلئے تشریف لائیے
گرگم ایمپوریم
دکان ۱۱ مراد کلاتھ مارکیٹ۔ ریلوے بازار
لائل پور
پروپرائیٹر
شیخ عبداللطیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والد ماجد کا نام عبداللہؓ اور والدہ ماجدہ کا نام آمنہؓ تھا

پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ جب آپ چھ سال کے ہوئے تو والدہ بھی رحلت فرما گئیں۔ جس کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب اور پھر دو سال کے بعد آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کی پرورش کی۔ بچپن ہی سے آپ خوش اخلاق اور ایمان دار تھے۔ مکہ کے سب چھوٹے بڑے آپ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔

جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن مجید نازل فرمایا اور آپ کو دنیا کی تمام قوموں کے لئے آخری شریعت والا نبی بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے ہمیشہ انسان کی بھلائی کے کام میں تکلیفیں اور دکھ اٹھائے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب توحید کی آواز بلند کی اور اسلام کی تبلیغ کا کام شروع کیا تو آپ کو بھی بڑی تکالیف جھیلنی پڑیں مگر دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ لوگوں سے ہر قسم کے دکھ اٹھانے والا یہ جاہ و جلال کا نبی انہیں کے لئے نہیں اور بیگانوں کے لئے بھی رحمت ثابت ہوا۔

(عبدالعلیم قصور۔ کنری)

ایمان دار لڑکا

کسی زمانے میں ایک نامی گرامی چور رہا کرتا تھا۔ جس کا صرف ایک بیٹا تھا۔ جب بیٹا جوان ہوا تو باپ نے اسے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا۔ "بیٹے! اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو تم بھی یقیناً چور بننے کی کوشش کرو گے کیونکہ یہی پیشہ سب سے زیادہ نفع مند ہے۔"

لڑکے نے جواب دیا۔ "اگر میں چور بنوں تو پھر کوئی میری عزت نہیں کرے گا۔ اس سے تو بہتر ہے کہ میں کوئی چھوٹا موٹا کام کروں اور ایمانداری سے روزی کماؤں۔"

باپ کو بڑا غصہ آیا اور اس نے بیٹے سے کہا۔ "تمہارا یہ ہمت کہ تم میرے نقش قدم پہ چلنے سے انکار کرو۔ میں صرف ایک بار کہتا ہوں اور کبھی اپنے الفاظ واپس نہیں لیتا آج رات تمہیں ہرنام سنگھ کے گھر جا کر سیاہ بیل چرانا ہوگا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں تمہیں ہمیشہ کے لئے گھر سے نکال دوں گا۔" لڑکا خیمے سے رخصت ہوا اور ہرنام سنگھ کے گھر چلا گیا۔ اور اس نے بیل کی قیمت دریافت کر کے بیل خرید لیا اور وعدہ کیا کہ نئی فصل پر اس کی قیمت ادا کر دے گا۔

وہ بیل لے کر جب گھر واپس آیا تو باپ بہت خوش ہوا کہ اس کے حکم مان لیا اس نے بیل ذبح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا۔ گوشت پکایا اور کھانے کے لئے دسترخوان پر بیٹھ گئے لڑکے نے کہا۔

"ابا! آپ کھانے سے پہلے اپنا وزن کرلیں۔ اور سارا گوشت کھانے کے بعد ہم دوبارہ اپنا وزن کریں گے دیکھیں گے کہ ہمارا وزن کتنا بڑھا ہے"

باپ تیار ہو گیا۔ دونوں نے اپنا وزن کیا۔ دو ہفتے بعد جب دونوں سارا گوشت کھا چکے تو انہوں نے پھر اپنا وزن کیا۔ پتہ چلا کہ باپ کے وزن میں بالکل اضافہ نہیں ہوا اور بیٹے کا وزن بڑھ گیا ہے باپ کو بڑی حیرت ہوئی اور وہ پوچھنے لگا۔

"کیا وجہ ہے۔ کہ میں نے اتنا گوشت کھایا مگر میرا وزن نہیں بڑھا۔"

"ابا! حیران ہونے کی بات نہیں۔" لڑکے نے جواب دیا۔ "جب آپ چوری کے بیل کا گوشت کھا رہے تھے تو آپ کو فکر تھا کہ کہیں آپ کو اس چوری کی سزا نہ ملے لیکن میں نے سکون و اطمینان سے بلا خوف گوشت کھایا کیونکہ میں نے یہ بیل ہزار سنگھ سے مول خریدا تھا۔ اس لئے گوشت کھانے سے مجھے فائدہ ہوا۔"

باپ نے کچھ دیر کے لئے سوچا اور کہنے لگا۔

"اچھا ہوا تم نے میرے مشورے پر عمل نہ کیا اور ایمانداری سے کام لیا۔ آئندہ ہم ارشاد اللہ تعالیٰ ایمانداری کی زندگی گزاریں گے۔" (انیس کوثر۔ لیتھو آباد۔ سندھ)

اکبر اور بدروح

اکبر ایک چھوٹے سے گاؤں میں اپنے بیوی بچوں

کے ساتھ رہتا تھا۔ یہ گاؤں کھیلہ کے قریب تھا۔ وہ بہت سست آدمی تھا۔ ہر وقت پڑا رہتا۔ کوئی کام نہ کرتا تھا کہ کچھ کما کر اپنے بچوں کا پیٹ بھرے اس لئے وہ غریب تھا اس کی بیوی بدر النسا کے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ وہ بچوں کا پیٹ پال سکتی۔ اسی نے کئی دفعہ اکبر سے کہا کہ جا کر محنت مزدوری کرے اور پیسے کما کر لائے۔ مگر اکبر نے کوئی پرواہ نہ کی۔ آخر بہت لیت و لعل کے بعد وہ ایک گھر سے باہر نکلا اور ایک طرف چل دیا۔ دور ایک خالی کھیت نظر آیا۔ جو اسے بہت پسند آیا۔ اس نے وہاں کھڑے ہو کر اونچی آواز سے کہا۔ "کاش! یہ کھیت میرا ہوتا! کتنا خوب صورت ہے لگتا ہے کہ یہ کھیت اور کوئی نہیں لینا چاہتا۔" اس نے جب یہ کہا تو اسے کہیں سے آواز آئی۔

"اگر لینا چاہتے ہو تو لے لو۔ یہ میرا کھیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے لیکن میں تمہیں دے کر خوش ہوں گا۔" یہ سُن کر اکبر بولا "تم کون ہو؟"

وہ حیران تھا کیونکہ اسے کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔

اُسے آواز نے جواب دیا۔ "میں ایک جن ہوں۔ اس لئے تمہیں نظر نہیں آتا۔ کھیت میں آؤ اور میرے ساتھ ہاتھ ملاؤ۔"

اکبر کھیت میں گیا اور جن سے ہاتھ ملایا۔ وہ ہاتھ ملا کر گھر چلا گیا اور اپنی بیوی بدرالنسا کو سارا واقعہ بتا دیا۔ اُس کی بیوی نے اس سے کہا۔ "اب نہ جانا۔ یہ جن وغیرہ بہت بُرے ہوتے ہیں۔" اکبر نے وعدہ کر لیا کہ اب وہ نہیں جائے گا لیکن دو تین دن بعد وہ پھر وہیں چلا گیا تا پتہ لگائے کہ کیا واقعی جن اپنا کھیت اسے دینا چاہتا ہے یا نہیں۔ جب وہ وہاں پہنچ گیا تو اس نے اونچی آواز سے پکارا۔

"دوست جن! جن!! جن!!!"

جن آ گیا۔ دونوں نے بیس منٹ تک باتیں کیں۔ جن نے اسے اپنا کھیت دے دیا اور کہا کہ اس میں فصل اُگانے میں میں تمہاری سر توڑ مدد کروں گا۔ جن نے کھیت صاف کیا اور زمین نرم کر کے چاول اُگا دیئے۔ اکبر نے کھیت کی حفاظت کی۔ جب چاول کے پودے بڑے بڑے ہو گئے اور اس پر چاول لگ گئے تو دھوپ میں سوکھنے شروع ہو گئے۔ اس نے پہلے بدرالنسا کو نہیں بتایا تھا کہ اس نے جن سے کھیت لے لیا ہے۔

لیکن اب اکبر اسے بھی وہاں لے گیا تا چڑیاں اور دوسرے پرندے چاول نہ کھائیں۔ اس نے بدرالنسا سے کہا کہ اگر کوئی پرندہ آئے تو اڑا دینا۔ چڑیاں آتی رہیں اور وہ انہیں اڑاتی رہی۔ ایک دفعہ اس نے ایک پتھر مارا تو جن نے بھی پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ بدرالنسا حیران ہوئی کہ میں نے تو ایک پتھر مارا تھا۔ یہ اتنے سارے پتھر کس نے مارے؟ پھر اس نے سوچے سمجھے بغیر ایک چادل کا ڈنٹھل توڑا اور کھانے لگی۔ دیکھتے دیکھتے چادلوں کے سب ڈنٹھل زمین پر گر پڑے۔ جب اکبر واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ سب ڈنٹھل زمین پر گرے پڑے ہیں تو اس نے بدرالنسا کے منہ پر ایک تھپڑ مارا۔ اس پر جن نے بھی آ کر تھپڑ مارا۔ جس سے بدرالنسا زمین پر گر پڑی۔ اکبر نے اسے اٹھایا اور ایک طرف لے گیا۔ اور جن سے پوچھا کہ تم نے میری بیوی کو کیوں مارا؟ جن نے جواب دیا کہ میں نے تمہاری مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ تم نے ایک تھپڑ مارا تو میں نے تمہاری مدد کے پیش نظر تھپڑ مار دیا۔ اکبر نے کہا کہ میں تمہارا دوست نہیں بن سکتا۔ میں نے سبق سیکھ لیا ہے۔ بدرالنسا ٹھیک کہتی تھی کہ تم لوگ بُرے جن ہو۔ سب جن بُرے ہوتے ہیں۔ اکبر بدرالنسا کو لے کر گھر آ گیا۔ وہ کچھ دیر بعد ٹھیک ہو گئی۔

اس کے بعد اکبر نے اپنی سستی کی سب عادتیں ترک کر دیں اس نے باہر جا کر محنت مزدوری شروع کر دی اس کے بعد وہ کبھی سست نہیں ہوا وہ سخت سے سخت کام بھی پوری ایمانداری کے ساتھ کرنے لگا۔ اور وہ اور اس کے بیوی بچے ہمیشہ خوش حالی کی زندگی بسر کرتے رہے۔

(اظہر اقبال سیفی۔ ربوہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز طارق محمود گوندل مرحوم

طارق محمود گوندل نویں جماعت کا طالب علم تھا۔ بڑا ہی ذہین اور ہوشیار طفل تھا۔ مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کا ایک اہم رکن تھا اور اپنے حلقہ یعنی مسجد مبارک کا سابق تھا۔ اس نے اپنے حلقہ کے لئے بہت کام کیا۔ وہ عموماً روزانہ اپنے حلقہ کے تمام اطفال کے گھروں میں جاتا اور انہیں نماز مغرب کے لئے مسجد میں ساتھ لاتا۔ طارق محمود گوندل نے اپنی ۲½ ماہ کی تعطیلات مجلس کے کاموں کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔ مجھ سے مجلس کے کاموں کے لئے مشورے طلب کیا کرتا۔ ۱۵ اگست بروز جمعۃ المبارک اس نے میرے حکم پر سائیکل سٹینڈ کے لئے ڈیوٹی ادا کی اور میرے گھر سے گئے کے نمبر لئے اور اس دن ۳/۲۰ روپے وصول کر کے جمع کروائے۔ چونکہ اتوار کو اطفال کا فٹ بال میچ رکھا تھا اس لئے ہفتہ کی رات اس بارہ میں ہم دونوں نے پروگرام تشکیل دیا۔ میں نے تاکید کی کہ تمام اطفال اسی میچ میں ضرور آنے چاہئیں۔ رات ۸ بجے وہ مجھ سے رخصت ہوا۔ دس بجے کے قریب اسے بخار ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا اور اگلے روز وہ اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ کچھ عرصہ پہلے اس نے ایک خواب سنائی تھی کہ ایک بہت ہی بلند جگہ ہے وہ سیڑھیوں کے ذریعہ اس بلندی پر جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ وہ پہنچ گیا اور کیا دیکھتا ہے کہ وہاں ایک بہت ہی خوبصورت باغیچہ ہے اس میں آموں کے بہت درخت لگے ہوئے ہیں اور ساتھ ہی ایک نہر بھی گزر رہی ہے۔ جگہ بہت نرم ہے جہاں وہ بیٹھ گیا ہے اور واپس جانے کو بالکل دل نہیں چاہتا۔ خواب میں اسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی طاقت ہے جو اسے واپس جانے سے روک رہی ہے پھر وہ بیدار ہو گیا وہ اسی دن سے اداس رہتا تھا اور اپنی امی کو کئی بار کہہ چکا تھا کہ اب میں زندہ نہ رہ سکوں گا۔ اسی چنتی شہزاد کو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی جنت کا نظارہ دکھا دیا تھا۔

آج وہ ہم میں نہیں ہے لیکن اس کی یاد ہمارے سینوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین اور بھائی بہنوں کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں قارئین تشحیذ سے بھی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھی طفل کو جنت الفردوس میں جگہ دے (آمین)

(کریم الدین خان ناظم اطفال سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چشم دید واقعہ

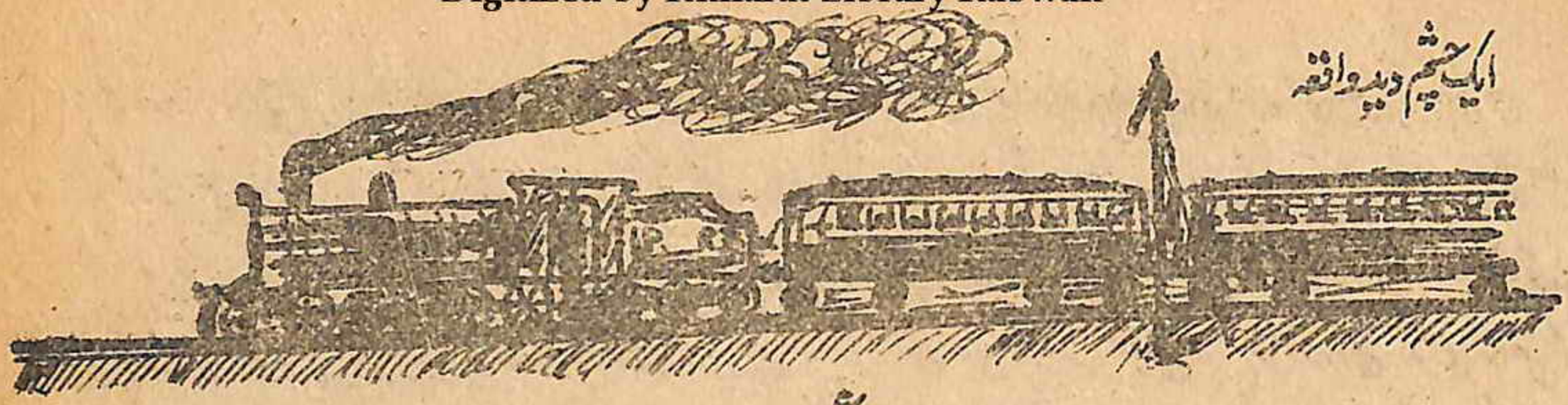

بُرائی کا بدلہ

منوّر احمد طاہر۔ کوٹ احمدیہ۔ ضلع بدین۔ سندھ

یہ پچھلے سال کا واقعہ ہے۔ مَیں اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ آل پاکستان ایجوکیشنل ٹور سے واپس آرہا تھا رات کے نو بجے کا وقت تھا اور سخت سردی پڑ رہی تھی راولپنڈی گزرنے کے بعد گاڑی اچانک ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر رکی تو مَیں نے دیکھا کہ ایک ضعیف العمر آدمی سردی سے ٹھٹھرتا ہوا انڈے لئے ہمارے ڈبّے کی جانب آرہا ہے۔ جب وہ ہمارے ڈبے کے پاس پہنچا تو ہم نے انڈوں کی قیمت پوچھی اس نے بتایا کہ آٹھ آنے کا ایک انڈا ہے۔ میرے ایک ہم جماعت یوسف نے اسے روپیہ دیا اور کہا "ایک انڈا دے دو اور آٹھ آنے واپس کر دو۔" اس نے روپیہ لے کر یوسف کو انڈا تھمایا اور کہا کہ "میرے پاس کھلے پیسے نہیں ہیں۔ اس لئے تم ایک انڈا اور لے لو" لیکن یوسف نے کہا کہ مجھے آٹھ آنے ہی چاہئیں۔ خواہ کہیں سے لا کر دو۔ وہ بار بار کہتا کہ کھلے نہیں ہیں۔ ان آٹھ آنوں کا ایک اور انڈا لے لو۔ اور اِدھر یہ ضد کہ پیسے ہی لینے ہیں انڈا نہیں لینا۔ اسی بحث و تکرار میں گاڑی نے وسل دی اور چل پڑی۔ یوسف نے شور مچا دیا کہ اس بوڑھے کے پاس میرے پیسے رہ گئے ہیں۔ گاڑی رکواؤ۔ چنانچہ چند جوشیلے لڑکوں نے زنجیر کھینچ دی اور یوسف سمیت چند لڑکے اتر گئے اور اس مجبور بوڑھے شخص کو گریبان سے پکڑ لیا کہ بتاؤ تم نے پیسے کیوں نہیں دیئے؟ اس بے چارے نے اپنی صفائی میں بہت کچھ کہنا چاہا لیکن اسے بولنے کا موقعہ ہی نہ دیا گیا اور اسے دھکے دیتے ہوئے اس کی انڈوں والی ٹرے نیچے گرا دی۔ وہ بیچارا روتا پیٹتا رہا کیونکہ شاید اس بے چارے کا گزارا ہی اس کمائی پر تھا۔ لیکن اس کی کوئی سنتا نہ تھا۔ سب انڈے اکٹھے کرنے لگے۔ کچھ گر کے اور ٹوٹ گئے اور باقی لڑکوں کی جیبوں میں پہنچ گئے۔

اِدھر جب ڈبے میں بیٹھے ہوئے دوسرے لڑکوں نے دیکھا کہ فیصلہ ان کے حق میں ہو گیا ہے تو اپنے ساتھیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا انتظار کئے بغیر ہی گاڑی کو چلنے کا اشارہ دے دیا گاڑی چل پڑی تو ان لڑکوں نے جو نیچے رہ گئے تھے۔ واپس اپنے ڈبے تک آنے کے لئے بڑی دوڑ لگائی سب تو دوڑ کر سوار ہو گئے لیکن یوسف جو سب سے پیچھے رہ گیا تھا۔ اس نے بھاگتے ہوئے ٹھوکر کھائی اور لوٹنے سے منہ زمین پر گر پڑا۔ وہ اٹھا اور دوبارہ دوڑنے لگا مگر اس مرتبہ سگنل کی تار سے الجھا اور پھر گرا۔ ہمت سے کام لے کر پھر اٹھا اور ڈبے کی طرف لپکا۔ اسے محسوس ہوا گاڑی رفتار پکڑ چکی تھی۔ بڑی مشکل سے دوسرے لڑکوں نے کھینچ کر اسے سوار کیا۔

یوسف بری طرح ہانپ رہا تھا۔ وہ اپنی سیٹ پر لیٹ گیا اور کچھ توقف کے بعد پوچھنے لگا۔ کہ یہ سب کچھ کس طرح ہوا؟ ہم نے اسے پوری حقیقت بتائی تو کہنے لگا۔ "مجھے تو کچھ بھی پتہ نہیں کہ میں کب گرا ہوں" یعنی جوش میں ہوش بھی نہ رہا۔

کچھ دیر بعد اچانک اس کی نظر اپنی کلائی پر گئی۔ جہاں سے اس کی قیمتی گھڑی غائب تھی۔ چونکہ گاڑی میں چڑھنے سے پہلے اپنے مالک کے گرتے ہی اس کا ساتھ دیتے ہوئے خود بھی کہیں گر چکی تھی۔

یوسف بہت پریشان ہوا۔ اور جب اگلے سٹیشن پر گاڑی رکی تو وہاں اتر گیا اور اپنے ایک دوست کو لے کر واپس پچھلے اسٹیشن پر پہنچا اور اپنی گھڑی تلاش کرنے لگا۔ لیکن تمام کوشش بے سود ثابت ہوئی۔ گھڑی نہ ملنی تھی نہ ملی۔ یکلخت اب بھی اس کی زبان سے اکثر سنتا ہوں کہ میں نے اس بوڑھے اور کمزور آدمی کو ستایا تھا۔ اسی لئے یہ سزا ملی ہے۔

میرے پیارے بہن بھائیو! اس واقعہ سے آپ نے جان لیا ہوگا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے ایک ہم عمر کو ہماری آنکھوں کے سامنے اس کے ظلم کا بدلہ دے دیا اگر وہ آٹھ آنوں کی خاطر اس غریب معذور بوڑھے سے زیادتی نہ کرتا تو اسے بھی چوٹیں نہ آتیں اور قیمتی گھڑی بھی ضائع نہ ہوتی۔ اس لئے آپ کو بھی چاہیئے کہ آپ کبھی بھی کسی پر ظلم یا زیادتی نہ کریں۔ اگر کوئی شخص آپ کو برا بھلا بھی کہے تو صبر اور درگزر سے کام لیں۔ یہی اسلام اور احمدیت کی تعلیم ہے۔

○

ہر قسم کا سامانِ سائنس
واجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
الرشید سائنٹیفک سروس
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں:
فون نمبر ۶۴۵۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت کے صفحات

جناب مظفر احمد منصور
معلم ایم۔ایس سی (آنرز) زراعت۔ (نائب مدیر نصرت کے صفحات)
زرعی یونیورسٹی۔ لائلپور

ہوم گارڈننگ

پیاز:

اس کی اہمیت سے سب ہی واقف ہیں اس کی کمی اکثر کھانوں کے مزے کی کمی کا باعث بنتی ہے۔ اس کی دو فصلیں ہوتی ہیں ایک خشک اور دوسری سبز۔ سبز پیاز گھروں میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

اس کی کاشت کے لئے زمین اچھی طرح کھود کر گوبر کی کھاد ملا دیں چھوٹے چھوٹے پیاز لے کر انھیں زمین میں دبا دیں۔ اس طرح کہ دو قطاروں کا درمیانی فاصلہ ۶۔ انچ اور دو پودوں کا درمیانی فاصلہ ۳۔ انچ ہو۔ بیج بونے کے فوراً بعد پانی دے دیں اور پھر ہر ہفتہ پانی دیتے رہیں

شکر قندی:

یہ موسم سرما کی ایک مشہور سبزی ہے اس کی غذائیت تقریباً گندم کے آٹے کے برابر ہوتی ہے۔ اسے ابال کر استعمال کرنے کے علاوہ اس کی فرنی بھی تیار کی جا سکتی ہے۔ فرنی بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے:۔

اشیاء: شکر قندی ایک سیر، دودھ چار سیر، چینی آدھ سیر اور پستہ۔ حسب پسند

طریقہ: شکر قندی تھوڑے سے پانی میں اتنی گرم کریں کہ چھلکا نرم پڑ جائے۔ اب پانی سے نکال کر چھیل لیں۔ پانی میں ڈال کر اتنی گرم کریں کہ گودا اور پانی یک جان ہو جائے۔ اسی دوران شکر قندی کے ریشے وغیرہ نکال دیں۔ ازاں بعد دودھ جلی شدہ دیگچی میں ڈال کر ابالیں اور اس میں شکر قندی کا تیار شدہ گودا ملا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب مواد گاڑھا ہونا شروع ہو جائے تو اس میں چینی ملا دیں اور اس دوران اسے لگاتار ہلاتے رہیں۔ چینی ڈال کر چار پانچ منٹ مزید پکانے کے بعد دیگچی آگ پر سے اتار لیں اور تیار شدہ فرنی گہری چینی یا شیشے کی پلیٹوں میں ڈال کر ٹھنڈی ہونے دیں اسی دوران پستہ کی ہوائیاں چھڑک دیں۔ فرنی ٹھنڈی ہونے پر استعمال میں لائیں۔ نہایت لذیذ ہو گی۔ شکر قندی کاٹ کر دھوپ میں خشک کر کے نشاستہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو بیسے موسمی فرنی بنانے کے کام آسکتا ہے۔

ناشپاتی: یہ قدرتیت سے بھرپور ایک لذیذ پھل ہے۔ اس میں شکریات کی مقدار قریباً ۱۲ فیصد ہے۔

اس کے علاوہ اس میں پروٹین بھی موجود ہوتی ہے۔ لوہا اور فاسفورس بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ ناشپاتی سے مربہ۔ جیم (JAM) اور چٹنی تیار کی جا سکتی ہے۔

ناشپاتی کا مربہ: پھل اچھی طرح دھو کر چھیل کر ٹکڑے کاٹ لیں۔ ٹکڑے چار فیصد نمک کے محلول میں رکھیں تا ان کا رنگ تبدیل نہ ہونے پائے۔ پھر پانچ منٹ کے لئے ابلتے پانی میں رکھ کر نرم کر لیں۔ پھل کے وزن کے برابر چینی لے کر اور ¼ حصہ پانی میں ڈال کر شربت بنائیں اور اس میں چار گرام مست لیموں ملا دیں۔ پھر اس میں پھل کے ٹکڑے ڈال کر پکائیں۔ یہاں تک کہ شیرہ کافی گاڑھا ہو جائے اور ٹھنڈا ہونے پر جراثیم سے پاک شیشے کے برتنوں میں بھر لیں۔

ناشپاتی کا جیم: اس کے لئے پختہ اور نرم پھل منتخب کریں۔ چھلکے اتار کر پھل ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ پچاس پونڈ پھل میں پانچ پونڈ پانی ملا کر ابالیں تا پھل نرم ہو جائے

پھر اسے چھان کر ہم وزن چینی اور ڈھائی پونڈ سرکہ فی پونڈ ملا کر گرم کر لیں تا کافی گاڑھا ہو جائے۔ اب جیم تیار ہے۔ فوراً چاروں یا ڈبوں میں بند کر لیں۔

ناشپاتی کی چٹنی: کچا پھل حاصل کر کے اچھی طرح دھو کر چھلنی یا فولادی چاقو سے چھلکا اتار لیں اور بیج وار حصہ نکال دیں۔ پھل کے ٹکڑے ذرا ابلتے پانی میں ڈال کر گرم کریں اور انہیں مل کر گودا نکال لیں اسی گودے کا وزن کریں اور درج ذیل اصول پر اشیاء لے کر چٹنی تیار کریں۔

ناشپاتی کا گودا۔ ایک سیر، نمک ایک چھٹانک، چینی ایک سیر، پیاز ایک چھٹانک، بادام باریک ۲ چھٹانک، سرخ مرچ ½ چھٹانک، چھوہارے کٹے ہوئے ۲ چھٹانک، لہسن ½ چھٹانک، کشمش ½ چھٹانک، سرکہ ۴ چھٹانک،

چینی اور نمک ناشپاتی کے گودے میں ملا کر آدھ گھنٹے کے لئے رکھ چھوڑیں اور لہسن پیاز اور سرخ مرچ کی پوٹلی بنا کر مواد میں ڈال کر گرم کریں۔ حتیٰ کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر سرکہ، بادام، کشمش وغیرہ ڈال کر مرتبان پکائیں بعدہ اتار کر ٹھنڈا کریں اور جراثیم سے پاک مرتبانوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھر لیں۔ یہ میٹھی چٹنی۔ اب ذرا ترش چٹنی بھی تیار کریں۔ اس کے لئے بادام، چھوہارے اور کشمش کی بجائے ایک سیر پھلی کے لئے مرکب مصالحہ جات (زیرہ۔ دار چینی۔ کالی مرچ) مجموعی طور پر ۱ چھٹانک اور میتھی ایک تولہ لیں اور گوداپکاتے وقت لہسن اور پیاز وغیرہ کے ساتھ پوٹلی میں باندھ کر محلول میں ڈال دیں۔ جب محلول گاڑھا ہو جائے تو پوٹلی نکال کر سرکہ ڈالیں اور دوبارہ پکائیں۔ لیجئے ترش چٹنی بھی تیار ہے اسے اپنے کھانوں میں شامل کریں اور دسترخوان کی رونق بڑھائیں

(ماخوذ از زراعت نامہ)

کھانے کی میز

اس مرتبہ کھانے پکانے کی تراکیب بھی دی جا رہی ہیں۔ خواتین ان سے فائدہ اٹھائیں۔

پلاؤ (بریانی)

اس کی تیاری کے لئے یہ اشیاء حاصل کریں:-

چاول ہاتھی پاؤ سیر، گوشت ۲۰ تولے سیر، لہسن پاؤ پوتھی، پیاز ۳ عدد، دھنیا ثابت ایک چمچہ، نمک دو چمچے، کالی مرچ ثابت ۱۲ عدد، لونگ ۶ عدد، دار چینی ایک لمبا ٹکڑا، بڑی الائچی ۲ عدد، زیرہ ایک چمچہ، لہسن کا پانی۔ حسب منشاء۔

طریقہ: چاول اچھی طرح صاف کر کے پانی میں بھگو دیں۔ ایک بڑی دیگچی میں اتنا پانی ڈالیں کہ اس میں گوشت، ایک ثابت پیاز، لہسن نصف پوتھی، نمک اور دھنیا ثابت کی پوٹلی ڈھک جائے۔ اب آگ پر رکھ کر اتنا پکائیں کہ گوشت گل جائے۔ پکا ہوا گوشت نکال کر ایک پلیٹ میں رکھ لیں اور یخنی ایک علیحدہ برتن میں نکال لیں۔ پوٹلی کا مواد پھینک دیں۔ اب باقی دو پیاز لمبے لمبے کاٹ کر صاف دیگچی میں ڈال کر گھی میں اتنا تلیں کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ گرم مصالحہ اور یخنی صاف برتن میں ڈال دیں۔ یخنی ایک سیر ہو اگر کم ہو تو پانی ڈال کر پوری کر لیں۔ جب یخنی اور گوشت میں ابال آجائے تو چاول نچوڑ کر اس میں ڈال دیں۔ اور تیز آگ پر اتنا پکائیں کہ چاول گل جائیں۔ پھر ہلکی آنچ پر دم دیں۔ تیار ہونے پر زیرہ چھڑک دیں۔

○○

اعلان

نمائش

بر موقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائش کا اہتمام کیا جائے گا۔ جس میں اطفال کے ہاتھ کی تیار شدہ چیزیں مقابلہ میں پیش ہوں گی۔ اجتماعی اور انفرادی انعامات دیئے جائیں گے۔ ناظمین اطفال بھرپور تیاری کریں۔

شمس الحق طیب

منتظم نمائش سالانہ اجتماع۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹرے کلاتھ کا پھول

پھول کھلا ہوا۔ سرخ رنگ
پتیاں۔ سبز شیڈ دار
پتیاں۔ شیڈ دار سبز بھنڈی کلر
درمیان میں نیلا
پلا شیڈ دار
چھوٹے پھول گہرا نیلا رنگ
درمیان میں پیلا
شیڈ دار سرخ رنگ
شیڈ دار پلا رنگ

میز پوش کے کونے کا پھول

(محمودہ اصفہ۔ گلبرگ کالونی۔ لائلپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہانت کا امتحان

ایک دفعہ امی جان بازار سے مولیاں لائیں تو میری چھوٹی بہن جو اس وقت نرسری جماعت میں ہے۔ دیکھ کر حیرانگی سے چلّا اٹھی۔ "امّی امّی! مولیاں توں پانکاں لگیاں!"

یہ سن کر تمام گھر قہقہہ بن گیا۔

(ساجدہ اسمٰعیل ربوہ)

پہلا پاگل: (دوسرے سے) توں آسمان تے جا سکدا ایں؟"

دوسرا پاگل: "ہاں"

پہلا پاگل: "اوہ کس طرح؟"

دوسرا پاگل: "میں تیرے اتّے توں میرے اتّے۔ میں تیرے تے توں میرے تے...."

(منصور احمد ناصر ربوہ)

ایک دن کمانڈنگ افسر نے ہسپتال کے کمانڈر کو فون پر ذرا تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "دیکھئے آج میں نے ہسپتال کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک نوجوان میڈیکل افسر کو دیکھا جس نے مجھے سلوٹ نہیں کیا تھا۔ میں نے فوجی زندگی کے آداب ذہن نشین کرانے کے لئے اسے بلایا تو یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس کی وردی سلوٹوں سے پر تھی۔ اور بال بھی الجھے ہوئے تھے۔ ہم ایسے لاپرواہ اور غیر مستعد افسر کو اپنی کمپنی میں برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ اُسے آج ہی کسی ماہر نفسیات کے پاس بھجوا دیجئے!"

ہسپتال کے کمانڈر نے جواب دیا۔ "صرف ہی نوجوان تو ماہرِ نفسیات ہے!"

باپ: (رپورٹ دیکھ کر) "کیوں مسرت تم نے سارے مضامین میں انڈا لیا ہے۔ میں جب تمہاری عمر کا تھا تو کلاس میں فسٹ آیا کرتا تھا۔"

مسرت: "لیکن ابّا جان یہ تو آپ کی ہی رپورٹ ہے جو میں نے آج ہی ردّی کاغذوں میں سے نکالی ہے"

(خالد رشید بٹ لاہور)

استاد: "قیامت کے دن زمین پھٹ جائے گی۔ آسمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ غرض ہر چیز فنا ہو جائے گی۔"

شاگرد: "ماسٹر صاحب! کیا اس روز سکولوں میں چھٹی ہو جائے گی؟"

(عارف احمد منڈی عزیز کے)

مالک (نوکر سے) "تم جو بھی کام کرتے ہو اپنی مرضی سے کرتے ہو آئندہ کوئی کام بھی کرو تو پہلے مجھ سے پوچھ لیا کرو!"

نوکر ایک دن دوڑتا ہوا آیا اور بولا:۔

"مالک جی! مالک جی!!"

مالک: "ارے کیا ہوا؟"

نوکر: "جناب بلی دودھ پی رہی ہے کیا اسے بھگا دوں؟"

(فتح محمد آفتاب گوٹھ مبارک آباد)

ایک افیمی سڑک پر سرپٹ دوڑ رہا تھا۔ ایک آدمی نے بڑی مشکل سے اسے روکا اور پوچھا۔

"تم اتنا تیز کیوں دوڑ رہے ہو؟"

افیمی نے جواب دیا:۔ "دیکھتے نہیں اس بورڈ پر لکھا ہے حد رفتار ۴۰ میل فی گھنٹہ۔"

ایک صاحب کیلا چھیلکے سمیت کھانے لگے کسی نے ٹوکا کہ جناب اسے چھیل تو لیں۔ وہ بولے "بھائی چھیلنے کی کیا ضرورت ہے مجھے معلوم ہے کہ اس کے اندر کیا ہے۔"

(سمیع اللہ شاکر۔ ٹھٹھہ جوئیہ۔ سرگودہا)

اعلانات

علمی مقابلہ جات

اطفال بھائیو! اس سال بھی سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر علمی مقابلے ہو رہے ہیں۔ اس مرتبہ کے مقابلوں میں ایک تبدیلی کی گئی ہے وہ یہ کہ پہلے دن شام کو کھانے کے فوراً بعد ابتدائی علمی مقابلے ہوں گے۔ جن میں شوق رکھنے والا ہر طفل شامل ہو سکتا ہے۔ ان مقابلوں میں بھی منصفین کرام ہوں گے لیکن وہ اول۔ دوم اور سوم کا اعلان نہیں کریں گے بلکہ وہ شامل ہونے والے اطفال میں سے پندرہ اطفال کا (ہر مقابلہ سے) انتخاب کریں گے۔ پھر اگلے دو روز میں چھپے ہوئے پروگرام کے مطابق جملہ علمی مقابلے منعقد ہوں گے۔ ان مقابلوں میں صرف وہی اطفال حصہ لیں گے جو ابتدائی مقابلوں میں منتخب ہوئے ہوں گے۔ ابتدائی مقابلوں میں پیغام رسانی، مشاہدہ معائنہ، مضمون نویسی و خلیفہ اطفال کے مقابلے نہیں ہوں گے۔ حسب سابق مندرجہ ذیل مقابلوں کے دو معیار ہوں گے:۔

(۱) حفظ قرآن کریم: (سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں)

(۲) تلاوت قرآن مجید: (سورۃ الکوثر)

(۳) نظم خوانی: ("ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" کے پہلے دس اشعار زبانی)

(۴) حفظ نظم ("جمال حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے" پوری نظم صحیح تلفظ کے ساتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب امتحان وظیفہ اطفال

(۵) اذان

(۶) معلوماتِ عامہ زبانی

(۷) تقریری مقابلے (عناوین: (۱) حبِّ وطن۔ (۲) خدمتِ خلق (۳) حضرت عمر فاروق رضؓ (۴) علم ایک خزانہ ہے (۵) صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاں نثاری) وقت تین منٹ ہوگا۔

مندرجہ ذیل مقابلوں کا ایک ہی معیار ہوگا:۔

(۱) پیغام رسانی (چار اطفال کی ٹیم ہوگی)

(۲) مشاہدہ و معائنہ۔

(۳) مضمون نویسی۔ (عناوین محنت۔ سچائی۔ دیانت وغیرہ) سات سو الفاظ سے ایک ہزار الفاظ تک مضمون زبانی لکھنا ہوگا۔ کاغذ مرکز مہیا کرے گا۔

پیارے بھائیو! آپ ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور آگے ان مقابلوں میں شامل ہو کر سب سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں تا اسلام و احمدیت، آپ کے والدین اور آپ کا نام روشن ہو۔ ہاں دیکھئے اگر آپ نے مقابلوں میں حصہ لینا ہے تو آپ اپنے قائد صاحب یا ناظم صاحب سے کہہ دیں کہ وہ جلد آپ کے نام مرکز میں ارسال کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت دے۔ آمین!

(مغفور احمد منیب۔ سیکرٹری تعلیم
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

○

تشحیذ الاذہان بچوں کی ذہنی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے

بر موقع سالانہ اجتماع مرکزیہ،

(۱) احمدی بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ۔
(مؤلفہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قبل از نبوت کے مختصر حالات

(۳) صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے قرآن مجید

(۴) سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات

(۵) معلومات عامہ متعلقہ اسلام و احمدیت۔ ملکی موجودہ حالات۔ موجودہ جغرافیائی اور سیاسی حالات۔

(مغفور احمد منیب سیکرٹری تعلیم۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ

یعنی تمام اطفال حسب ذیل اشیاء اپنے ہمراہ لائیں!

(۱) پلیٹ (۲) گلاس
(۳) نصف سیر چینے (۴) دسترخوان
(۵) غلیل (۶) چھ عدد غلیلے
(۷) سوئی دھاگہ (۸) پین یا پنسل
(۹) ٹوپی (۱۰) موسم کے مطابق بستر
(ایک دری اور ایک کمبل کافی ہوگا)

(لئیق احمد طاہر
مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس کی روداد

مندڑی مریدکے

۲۲ اگست بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ مریدکے میں جلسہ یوم والدین منایا گیا۔ منشی فرخ حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مریدکے نے صدارت فرمائی اور مکرم مبارک احمد صاحب قائد مجلس متعامی نے آپ کی معاونت فرمائی۔ اجلاس میں تمام اطفال اور ۵۰ سے زائد احباب و مستورات نے شرکت کی۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد اطفال کے درمیان نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ بعد ازاں قائد صاحب نے جلسہ یوم والدین کی اہمیت بیان کی۔ اطفال کے درمیان ہونے والے تقریری مقابلے کا موضوع تھا "مسلمان بچوں کے شاندار کارنامے" اطفال نے اس مقابلہ میں نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا اور اسلام کی ابتدائی تاریخ سے لے کر احمدیت کی موجودہ تاریخ تک مشتمل زمانے میں مسلمان بچوں کے درخشاں کارنامے بیان کئے۔ خاکسار نے صدر صاحب مرکزیہ کا اس موقع کے لئے خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ پھر ماسٹر مشتاق احمد صاحب اور خاکسار نے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے اطفال کو مفید نصائح کیں۔ اطفال کے درمیان سب سے دلچسپ مقابلہ "عام معلومات" کا تھا۔ مختلف پرچیوں پر پانچ سوالات تحریر تھے۔ ہر طفل سے اسکی منتخب کردہ پرچی سے سوالات کئے گئے۔ اس مقابلہ کو بہت پسند کیا گیا۔

آخر میں صدر صاحب جلسہ نے انعامات تقسیم فرمائے اللہ تعالیٰ کا یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ منصور الٰہی
مندڑی مریدکے ضلع شیخوپورہ

○

اعلان

چندہ سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ اطفال اسی میں شمولیت کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے ابھی تک بہت سی مجالس نے اطفال کا چندہ سالانہ اجتماع مرکز میں نہیں بھجوایا۔ جملہ قائدین کرام و ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ بلا تاخیر یہ چندہ ارسال فرمائیں۔ اجتماع کے اخراجات میں مہنگائی کے سبب پہلے سے زیادہ اضافہ ہو گیا ہے لہٰذا فوری توجہ کی درخواست ہے

لئیق احمد طاہر
مہتمم اطفال الاحمدیہ۔ مرکزیہ

○

"تشحیذ الاذہان" ہر احمدی گھرانہ میں پڑھا جانا چاہیئے! (مدیر)

Regd. No. L 7128

Monthly TASH-HEEZ-UL-AZHAN Rabawh
October, 1975

شیزان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر بھر کی خوشی اور صحت کا ضامن ہے

Only title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
چنڈ روڈ۔ لاہور